UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226000

UNIVERSAL
LIBRARY

سیرت الاسلام

مولفہٗ

عالیجناب صفی الدولہ حسام الملک نواب ابونصر
سید محمد علی حسن خان بہادر
سابق آنریری ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ریاست بھوپال و حال
ٹرسٹی محمدن اینگلو اورنٹیل کالج علی گڈھ
رکن مجلس انتظامیہ دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ
ممبر ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال

باہتمام محمد عبدالولی بن علامۂ آسی محمد عبدالعلی مدراسی رحمہ اللہ تعالیٰ

آسی پریس محمود نگر لکھنؤ میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار حمد ما نیست — محمد چشم بر راہ ثنا نیست

محمد از تو می خواہم خدا را — خدایا از تو حب مصطفے را

تمام مسلم اور غیر مسلم دنیا کا اس امر پر اتفاق ہی کہ مسلمانون کی قوم ایک مذہبی قوم ہی جسکی قومیت کا تمامتر دارومدار اُسکے مذہب یعنی اسلام پر ہی مسلمانون کو آغاز اسلام مین روحانی اور مادّی جو کچھ ترقی اور عروج حاصل ہوا وہ محض مقدس قانون اسلام ہی کی بدولت نصیب ہوا اور آیندہ بھی جب کبھی مسلمانون کو کوئی ترقی اور عروج حاصل ہوگا وہ صرف مقدس قانون اسلام (یعنے کتاب و سنت) ہی کے بدولت نصیب ہوگا ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

یہ جاننے کے لیے کہ مسلمان کسکو کہتے ہین ہز مجسٹی امیر افغانستان کے اُس قول کو یاد کرنا چاہیے جو انھون نے جناب جنرل میکیہن صاحب کے ایک سوال کے جواب مین کہا تھا کہ مین ایک سپاہی ہون مین ایک پادشاہ ہون اور مین ایک مُلّا ہون مسلمان کی شان ہی یہ ہی کہ وہ سپاہی اور امیر دولتمند اور عالم سب کچھ ہو اور اب تو صدیون کے مسلسل تجربون اور متواتر مشاہدون سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی کہ اسلام ہی کی شریفانہ اعلیٰ اخلاق مضبوط اور بلند کیرکٹر (چال چلن) اور پرجوش روحانی جذبہ کا یہ معجز نما کرشمہ تھا کہ مسلمانون کی مُٹھی بھر قوم ایک بے آب و گیاہ ریگستانی ملک سے گھنگور گھٹا کی صورت مین اُٹھی اور تمام دنیا پر چھاگئی کچھ زیادہ زمانہ نہین ہوا جبکہ ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل زمین پر اسلام کا پرچم اقبال لہراتا ہوا نظر آرہا تھا اور تمام بحروبر مین کوئی حصہ ایسا نہ تھا کہ جہان اسلام کی تہذیب و تمدن کا پھریرا نہ اڑ رہا ہو۔ براعظم ایشیا اور افریقہ مین اگر اسلام کا برسرممبر خطبہ پڑھا جاتا تھا تو سرزمین یورپ اور فرانس کے مغربی حصہ اور اٹلی کے پایۂ تخت روم مین اسلام کے علمی و عملی کمالات کا کلمہ زبانون پر جاری تھا۔ اسمین بھی شک نہین کہ جسطرح مسلمانون کی ترقی و عروج کا اصلی سبب انکا

مذہب اسلام تھا اسیطرح انکی زوال اور ذلت ونکبت کا سبب بھی ضعف اسلام ہوا۔ یعنی جب سے مسلمانون کے دلسے اسلام کا پرجوش جذبۂ روحانی کافور ہونے لگا اور مسلمانون نے اسلام کے شریفانہ اخلاق مضبوط اور بلند کیرکٹر کو چھوڑکر محض نمائشی ضابطہ پرستی اختیار کی اور قومیت کو شخصیت سے اور اتحاد اسلام کو فرقہ بندی سے بدل دیا تو اسکا انجام نہ صرف یہ ہوا کہ خالص اسلام مسلمانون اور غیرمسلمانون کی آنکھ سے اوجھل ہوگیا اور ایمان کے نورانی افق پر جہالت کی کالی گھٹا چھا گئی بلکہ تمام قومی عظمت وجلال کے خزانے اور خدا کی لامحدود نعمتین انسے غیر قومون نے غصب کرلین اسلام کے مقدس قانون نے صلاحیت ملک داری کا راز بتاکر تمام دنیا کی خلافت کی کنجیان مسلمانون کے ہاتھ مین سپرد کردی تھین لیکن غیر قومون نے مسلمانونکو غافل اور مست غرور وعیش دیکھکر اور موقع خالی پاکر ساری دنیا کا اپنے کو تن تنہا مختار کل بنالیا۔

مین نے عرصہ ہوا کہ ایک مصری اخبار مین پڑھا تھا کہ یورپ مین بچون کو شروع عمر سے قومی عظمت اور حب الوطنی کا درس اور اُن شریفانہ اخلاق کی تعلیم (جو اسلام ہی سے انھون نے حاصل کی ہی) چھوٹے چھوٹے رسالون مین بطور سوال وجواب دیجاتی ہی چنانچہ اُس اخبار نے ایک دو رسالون کے چند سوال وجواب نقل بھی کیے تھے انھین سوال وجواب کو پڑھکر بے اختیار میرا دل چاہا کہ کیا اچھا ہوا گر اردو مین بھی اسلامی اصول اور اسکی تہذیب وشائستگی پر چند رسالے سلیس اور پر اثر زبان مین ایسے تالیف کیے جائین جو بچون کو شروع عمر مین پڑھائی جاسکین۔ تاکہ جب وہ جوان ہون تو ہر طرح اپنے کو اسلام کی تہذیب کا کامل نمونہ پائین اور دوسرون کے لیے شمع راہ کا کام دیسکین۔

مین نے اس نظر سے یہ مختصر رسالہ بنام سیرت الاسلام تالیف کیا جسکو بطور ہدیۂ ناچیز قوم اور ملک کے سامنے پیش کرتا ہون۔

محمد علی حسن خان

فہرست مضامین کتاب سیرت الاسلام

نمبر ۳

نمبر	مضمون	صفحہ
	دیباچہ	
	آغاز کتاب !	
۱	آبائی وطن	۵
۲	آنحضرت صلعم کی ہجرت مکہ سے مدینہ کیطرف	۶
۳	روحانی وطن	〃
۴	بیت اللہ اور اُسکا بانی	۷
۵	دنیا کی مشہور قومین	۸
۶	مسلمانون کی قومیت	۹
۷	مسلمانونکے قومی اوصاف	〃
۸	مسلمانون کو برٹش گورنمنٹ کو مضبوط کرنے اور تقویت دینے کو کمربستہ رہنا چاہیے	۱۱
۹	مسلمانون کے قومی تنزل کو زیادہ زمانہ نہین ہوا	〃
۱۰	مسلمانون کی قومی ترقی سلطنت کی محتاج نہین	۱۲
۱۱	اسلام کے معنی	۱۳
۱۲	ایمان کے معنی	〃
۱۳	دین کے معنی	۱۵
۱۴	خدا کی ذات وصفات	〃
	اسلام کے ظہور کا مقصد	
۱۵	تفرقون کو دور کرنا اور لوگون کے سرون پر سے بوجھ اُتارنا ہے	۱۶
۱۶	تفرقے دو قسم پر ہین	〃
۱۷	تفرقۂ خیالات وعقائد	〃
۱۸	تفرقۂ قومیت وفرقہ بندی	۱۷
۱۹	تقوی کے معنی	〃

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۰	آدمیون کے سرون پر دو طرح کا بوجھ پڑا ہوا ہے	۱۸
۲۱	اول وہ بوجھ جسکا وزن روح اور عقل پر پڑتا ہی	”
۲۲	دوم وہ بوجھ جسکا وزن جسم انسانی اور اُسکے افعال پر پڑتا ہی	۱۹
	اسلام کا تمام دنیا کے سامنے اعلان عام	
۲۳	اسلام کوئی جداگانہ مذہب نہین	۲۰
۲۴	اسلام کا دعویٰ	۲۱
	سچے مسلمانکی پہچان اور اُسکی سیرت وخصلت	
	مسلمان کے مذہبی خیالات	۲۲
۲۵	(۱) مسلمان کو اپنا مذہب سب سے زیادہ عزیز ہے	
۲۶	خدا کی محبت	۲۴

نمبر	مضمون	صفحہ
۲۷	جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت	۲۴
۲۸	خوف خدا	۲۶
۲۹	تمام قوم ایک جسم واحد ہے	۲۷
۳۰	قومی ترقی وتنزل کا مدار حالت پر نہین بلکہ ذات پر موقوف ہی	۲۸
۳۱	عقل تمام چیزون پر مقدم ہی	۲۹
۳۲	علم اور اسلام جدا چیز نہین	۳۱
۳۳	قوم اسلام سے بڑھکر کوئی قوم علم کی عاشق وشیدا نہین۔	”
۳۴	علمی مجلس مین مسلمانونکی کثرت	۳۴
۳۵	عورتون کا علمی شوق وشغف	”
۳۶	مسلمانون کی علمی جد وجہد	”
	دنیاوی معاملات مین مسلمانکی سیرت وخصلت	
۳۷	دنیا کی حقیقت اور اس کا عالم اسباب ہونا	۳۵
۳۸	عام انسانی ہمدردی۔	۳۶
۳۹	عیسائیون اور مسلمانون کا گہرا تعلق	۳۷

نمبر	مضمون	صفحہ
	مسلمان کے حاکمانہ سیرت و خصلت	
۴۰	مسلمان حاکم کے فرائض	۳۷
۴۱	مسلمان کے محکومانہ فرائض	۳۹
۴۲	برٹش گورنمنٹ پر مسلمانون کو کیون ناز ہے	۴۰
۴۳	بدامنی اور فساد پھیلانے کی اسلام مین ممانعت	۴۱
	مسلمانونکی ذاتی سیرت و خصلت	
۴۴	زندگی بجائے خود ایک میدان جنگ ہی	۴۲
۴۵	پانچ چیزین مغتنمات مین سے ہین	۴۳
۴۶	اپنی عزت آپ کرنا (سیلف ریسپکٹ)	″
۴۷	نظافت و پاکیزگی	۴۴
۴۸	صحت و تندرستی	۴۴
۴۹	نامہذب وضع کی اسلام مین ممانعت	″
۵۰	قومی معاملات مین اتفاق رائے (میجارٹی) پر عمل کرنا	۴۵
۵۱	وہم و شک	۴۶
۵۲	قابل یقین کونسی چیزین ہین	″
۵۳	علم فراست و مردم شناسی	″
۵۴	مسلمان بار دگر دھوکا نہین کھاتا	۴۷
۵۵	بُزدلی	۴۸
۵۶	متانت و بردباری	″
۵۷	اعتدال	″
۵۸	ضروریات زندگی مین اختصار	
۵۹	رازداری	
۶۰	مال کی حفاظت اور فضولخرچی سے پرہیز	
۶۱	امراض وبائیہ سے حفاظت	۵۰

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۶۲	مقامات تہمت سے احتراز	۵۱	۷۱	والدین کا ادب اور ان کے	۵۴
۶۳	باہمی تنازع سے احتراز	"		حقوق	"
۶۴	مسلمانکی تفسیق وتکفیر	"	۷۲	زن وشو کے تعلقات اور	
۶۵	حفاظت زبان	۵۲		عورت کے حقوق	۵۵
۶۶	مبالغہ سے پرہیز	۵۳	۷۳	مسلمان عورت کی خصلت اور	
۶۷	ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک	"		شوہر کے حقوق	۵۶
۶۸	مسلمان آسانیان پیدا کرتا ہی		۷۴	اولاد کی پرورش وپرداخت	۵۷
	دوسرون کے لیے دشواریان			اور اسکے حقوق	
	نہین پیدا کرتا	"	۷۵	ماتحتونکے ساتھ برتاؤ اور اُنکے حقوق	
۶۹	سختی اور تشدد سے احتراز	"	۷۶	ہمنشین کا انتخاب	۵۹
۷۰	بدی کا نیکی سے معاوضہ	۵۴			۵۸
	مسلمانکی خانگی زندگی اور		۷۷	صفائی نیت	۵۹
	اُسکی سیرت وخصلت		۷۸	مسلمانون کا انتہائی مقصود زندگی	۵۹تا۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے مسلمان بچو اور اسلام کے فرزندو تم جانتے ہو کہ تمھارا وطن کہان ہی؟
اور تم کس قوم کے لخت جگر ہو اور کس شاندار درخت کے پھل اور پھول ہو؟

غالبًا تم یہی کہو گے کہ ہمارا وطن ہندوستان ہی اور ہم مسلمان قوم کے ایک فرد ہین ہان یہ سچ ہی کہ ہندوستان تمھارا آبائی وطن ہی بلکہ تمھارا مولد بھی ہی ہندوستان کو تم سے اور تمکو ہندوستان سے محبت ہی اور کیون محبت نہو جبکہ وہ تمھارا آبائی وطن ہی اور وطن بھی کیسا جسکو تمھارے بزرگون نے اپنی قیمتی عمرین اور قیمتی جانین اور قیمتی خون پانی کر کے اسکو تمھارا گھر اور تمھارا وطن [1] بنایا آہ وطن کی محبت بھی کیا چیز ہی اور خدا جانے کہ وطن کی خاک پاک مین کیا جادو بھرا ہوا ہی کہ جسکو دیکھو وہ اُسی کا دم بھرتا ہی

[1] تاریخی زمانہ سے پیشتر ایک سیاہ فام قوم ہندوستان مین بستی تھی جو غیر آریا کے نام سے مشہور ہی بعد ازان ایک نئی قوم جو آریا کے نام سے پکاری جاتی ہی غالبًا تین ہزار برس قبل حضرت مسیح کے وسط ایشیا سے آکر اور ہمالیہ کے دررون کو طی کر کے پہلے پہل پنجاب مین آباد ہوئی پھر وہان سے اُسکی نسلین تمام ہندوستان مین پھیل گئین یہی لوگ ہندو کہلاتے ہین اگرچہ ہندو ہندوستان کو اپنا خاص وطن بتاتے ہین مگر درحقیقت وہ ہم مسلمانون کیطرح باہر سے آکر ہندوستان مین آباد ہوئے ہین وہ یہان کے قدیم باشندے نہین ہم مین اُنمین اسی قدر فرق ہی کہ انکو قبل مسیح یہان آئے ہوئے تین ہزار برس کے قریب ہوئے اور ہم مسلمانون کو قریبًا ایک ہزار برس کا زمانہ ہوا حضرت عمرؓ کے عہد سنہ ۱۳ ہجری مین حضرت مغیرہؓ نے سندھ کو فتح کیا پھر سنہ ۴۵ ہجری مین مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان پر قبضہ کیا سنہ ۷۵ ہجری مین عبدالملک کے عہد مین عبدالرحمن بن محمد نے کابل کو فتح کیا سنہ ۹۳ ہجری مین محمد بن قاسم ثقفی سپہ سالار اسلام نے حجاج کے زمانے مین ملک سندھ اور بعض دوسرے شہرون کو فتح کیا اور اسلام کا علم نصب کیا یہ سلسلہ جاری رہا یہان تک کہ شہنشاہ جلال الدین اکبر کے عہد مین سلاطین تیموریہ کی سلطنت ہندوستان مین مستحکم ہو گئی اور تقریبًا آٹھ سو برس تک ہندوستان

کوئی سر نہین جسمین یہ سودا نہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ کہ آپ کے ساتھ اپنے وطن مکہ کو کافرون کی ایذادہی اور دشمنی کے سبب سے چھوڑ کر مدینہ مین آرہے تھے اُنکو بھی وطن کی محبت وکشمکش نے خاموش نہ بیٹھنے دیا ایکبار حضرت ابان رضہ مکہ سے مدینہ مین آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتیاق کے ساتھ آپ سے پوچھا کہ تم نے مکہ کو کس حال مین چھوڑا اُنھون نے جواب دیا کہ جسوقت مین مکہ سے چلا ہون تو اُسوقت اذخر مین (جو ایک قسم کی گھانس ہی) پھل آنا شروع ہوگئے تھے اور ثمام مین (جو ایک خوشبودار گھانس ہی) کوپلین پھوٹنے لگی تھین یہ سنتے ہی آپ کو مکہ کی یاد تازہ ہوگئی اور اُسکی تصویر نظر کے سامنے پھر گئی بے اختیار آپ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اسکا نام ہی محبت وطن یہی وہ پاک محبت ہی جو تمکو ہندوستان کا اور ہندوستان کو تمھارا والہ وشیدا بنائے ہوئے ہی ہزار رحمتین ہون خدا کی اُن بزرگون پر اور ہزار برکتین ہون خدا کی تمپر اور تمھارے وطن پر تمھین تو اس گھر کے روشن چراغ اور اس گلستان جنت نشان کی سدابہار پھول ہو۔

مگر یاد رکھو کہ تمھاری وطنی محبت کا سلسلہ یہین پر ختم نہین ہوتا ہندوستان کے علاوہ تمھارا ایک اور روحانی اور اصلی وطن ہی آؤ مین تمکو تمھارے اُس وطن کا بھی پتا بتادون۔

سنو سنو تمھارا اصلی اور روحانی وطن وہ پاک سرزمین ہی جو دنیا مین ملک عرب کے نام سے مشہور ہی اُسی ملک عرب کی پاک زمین پر دنیا مین سب سے پہلے خالص ایک خدا کی پرستش کرنے کے لیے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲) مسلمانون کی فاتح قوم کے ہاتھ مین رہا اسکے بعد عیش وتنعم کی کثرت اور اپنی قومی تمدن کو بھولجانے کے سبب سے مرہٹون نے بنیاد سلطنت کو متزلزل کردیا اور باہمی فساد نے اسکا خاتمہ کردیا آخرکار مرہٹون کے ہاتھ سے خدا نے اسکو نکالکر اپنی لاانتہا مہربانی سے برٹش گورنمنٹ کے بابرکت ہاتھون مین تفویض کردیا خدانخواستہ اگر برٹش گورنمنٹ کا معدلت شعار ہاتھ درمیان مین نہوتا تو مسلمانون کی قومی ہستی زوال مین آچکی تھی اور اب بھی مسلمانون کی قومی ہستی اور بقا کا تمامتر دارومدار برٹش حکومت کے استحکام پر موقوف ہی بہرحال جسطرح ہندون کو یہ دعویٰ ہی کہ ہندوستان خاص ہمارا وطن ہی اسی طرح ہمکو بھی یہ دعویٰ اور بجا دعویٰ ہی کہ ہندوستان ہمارا بھی خاص وطن ہی اور ہمکو اُسکے ساتھ دلی محبت ہی اسلیے کہ وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہی حب الوطن من الایمان ۱۲

ایک گھر بنایا گیا جسکا نام کعبہ اور بیت اللہ ہی۔

تم جانتے ہو کہ اُس گھر کا بنانے والا اور معمار کون تھا؟ سنو وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور انکے بیٹے حضرت سمٰعیل ؑ تھے جو تمھارے ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے اسی ملک عرب کی خاک پاک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد اور وطن ہونے کا شرف حاصل ہی اسی ملک عرب کے مشہور پہاڑ فاران کی چوٹیون سے اسلام کی وہ روشنی نمودار ہوئی جسنے دنیا کو روشن کر دیا اسی ملک عرب کی پاک مٹی سے تمھارے وہ بلند حوصلہ بزرگ پیدا ہوئے جنکا عربی خون ابھی تک تمھارے گوشت پوست اور رگون مین دوڑ رہا ہی اور دوڑتا رہیگا یہی ہی تمھارا اصلی روحانی وطن یہی ہی وہ پاک سرزمین جسپر خدا نے اپنی برکتین نازل کین۔

کیا تم اپنے اس مبارک روحانی وطن کو کسی وقت اپنے دل سے بھلا سکتے ہو؟ نہین نہین کیا اُسکی پرجوش محبت سے کبھی تمھارا دل خالی ہو سکتا ہی؟ نہین نہین۔

تم جسقدر اُس سے محبت رکھو وہ کم ہی تمکو جسقدر اُسکی محبت پر فخر و ناز ہو وہ بیجا ہی تمھارے ہادی برحق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری امت پر اُسوقت تک زوال نہین آئیگا جب تک کہ وہ حرمت مکہ کی نگہداشت رکھیگی اور اُسکی تعظیم[له] کا حق ادا کرتی رہیگی جس روز یہ محبت کا جذبہ اُسکے دل سے جاتا رہیگا اُس روز سے اسپر ہلاکت ٹوٹ پڑیگی بس تمھارا یہ مقدم فرض ہی کہ تم کہین رہو اور کسی ملک مین بھی جا کر بسو مگر اپنے اصلی روحانی وطن کو نہ بھولو اور اُسکی عزت اور حرمت

[له] تعظیم کرنے سے یہ مطلب نہین ہی جیسا کہ لوگون نے سمجھ رکھا ہی کہ معاذ اللہ بلا تشبیہ مثل بتون کے اُسکی پرستش کی جائے اور زبانی آؤ بھگت سے کام لیا جائے بہت سے شرف و تعظیم کے دعائیہ جملے اسکے نام کیساتھ لگائے جائین اصلی تعظیم اور اُسکی حرمت یہ ہی کہ جو روشنی اسلام کی وہان سے طلوع ہوئی اور جس روشنی نے اُسکو حرم محترم کا لقب دیا اُس روشنی کے قائم رکھنے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا جائے حدیث کے الفاظ یہ ہین لاتزال ھذہ الامۃ بخیر ما عظموا ھذہ الحرمۃ حق تعظیمھا فاذا ضیعوا ذلک ھلکوا۔ رواہ ابن ماجۃ۔

قائم رکھنے ہین اور اسلام کی روشنی پھیلانے مین مصروف رہو خدا اپنی برکتون کے پھول تم پر برساتا رہیگا

تمھارا اصلی روحانی وطن یہی چاہتا ہی کہ اُسکا ہر ایک فرزند اپنا پورا پورا فرض ادا کرتا رہے۔

اب تم اپنے اصلی روحانی وطن سے اور اپنے وطنی فرض سے کسی قدر واقف ہو گئے لیکن ابھی تمکو یہ جاننا باقی ہی کہ تم کس قوم کے تحت جگر ہو۔

سنو سنو دنیا مین بہت سی قومین ہین مگر اُنمین سے زیادہ مشہور اور جنکو تم بھی جانتے پہچانتے ہو وہ قومین یہ ہین ہندو۔ پارسی۔ عیسائی۔ یہود۔ اور مسلمان۔

ہندو قوم اپنے کو آریا قوم کہتی ہی یعنے ہندوستان کی رہنے والی قوم ہندوستان کا قدیم نام آریاورت تھا اسی نسبت سے ہندون نے اپنا نام آریہ رکھا مثل مسلمانون کے اگرچہ ہندو یہان کی قدیم باشندہ نہین لیکن انکو ہندوستان کے باشندہ ہونے پر ناز ہی یہانتک کہ وہ اپنے سوا کسیکو بھی ہندوستان کا باشندہ نہین سمجھتی ہندو تینتیس کرور دیوتاؤن (یعنی خداؤن کو) پوجتے ہین۔

پارسی قوم ملک پارس (فارس) کی طرف منسوب ہی اور پارس کا لفظ انکی قومیت کا جزو بن گیا ہی یہ دو خداؤن کو مانتے ہین ایک بدی کا پیدا کرنے والا جسکا نام اہرمن ہی اور دوسرا نیکی کا پیدا کرنے والا جسکا نام انکے یہان یزدان ہی اگرچہ پارسی قوم کا تعلق بظاہر فارس و ایران سے مٹ چکا ہی لیکن پھر بھی روحانی تعلق وہی قائم ہی اور ہر ایک پارسی کو اپنے پارسی ہونے پر ناز ہی۔

عیسائی قوم یورپین کہلاتی ہی یعنے یورپ کے رہنے والے عیسائیون کو اپنے یورپین ہونے پر خاص فخر ہی وہ یورپ کے مقابل مین ایشیا کو اور دنیا کے تمام ملکون کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین اُنکا عقیدہ ہی کہ خدا اور روح القدس یعنے جبرئیل اور حضرت عیسے مسیح (جو خدا کے بڑے پیغمبر ہین ہین) یہ تینون مل کر ایک خدا ہین اور ایک ہی تین ہی۔

یہودی قوم یہود ابن اسرائیل یعنے حضرت یعقوب کے نام سے منسوب ہی یہودیون کو اپنے

بنی اسرائیل ہونے پر یعنے حضرت یعقوبؑ کی اولاد ہونے پر فخر ہی یہ لوگ حضرت عُزَیرؑ کو (جو خدا کے پیغمبرون مین سے تھے) خدا کا بیٹا بتاتے ہین۔

یہ مختصر کیفیت تو اُن قومون کی ہی جنکو تم جانتے ہو اب تم اپنی قوم کی کیفیت سنو۔

اے اولاد اسلام تم اُس قوم کے فرزند ہو جو قوم مسلمان کی مبارک نام سے دنیا مین مشہور ہی اور وہ صرف ایک خدا کو پوجتی ہی تمھارا اسلام ہی تمھاری قومیت ہی اور تمھاری قومیت ہی تمھارا اسلام ہی۔

اسلام نہ کسی ملک کے ساتھ مخصوص ہی اور نہ ہو سکتا ہی نہ کسی نسل اور قوم کے دائرے مین محدود رہا ہی نہ رہ سکتا ہی

تم اُس قوم کے سپوت ہو جو ایک صدی کے اندر ہی اندر گرجتے ہوے بادل اور کڑکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا پر چھا گئے جسقدر ملک تہیدست بے سروسامان مسلمانون نے آٹھ برس کی قلیل مدت مین فتح کیے اسقدر ملک رومیون نے جو ایک عظیم الشان سلطنت کے مالک تھے آٹھ قرنون مین بھی فتح نہین کیئے۔

تمھاری قوم وہ قوم تھی جسکے جسم مین رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیم نے خدا کے وحدانیت کی روح پھونک دی تھی وہ علم کے عاشق اور شیدا تھے سوائے علم کے کوئی دوسری غذا تمھارے قوم کی بھوک کو دفع نہین کر سکتی تھی بجز چشمۂ فطرت کے صاف ستھرے پانی کے کوئی پانی تمھارے قوم کی پیاس کو بجھا نہین سکتا تھا سوائے سچائی کے لباس کی خواہ زبان کی سچائی ہو یا دل کی سچائی یا کام کی سچائی اور کوئی لباس تمھارے قوم کے جسم کو زمانہ کے گرم و سرد کی تکلیف سے بچا نہین سکتا تھا تمھاری قوم خانہ بدوش تھی مگر تمام دنیا کو اپنا گھر اور اپنا وطن سمجھتی تھی تمھاری

سلہ اقوم المسالک مؤلفہ خیرالدین پاشا وزیر ٹونس ۱۲

قوم کے پاس بتی روشن کرنے کو تیل تک نہوتا تھا مگر تمھاری قوم نور عقل کو اپنے اندھیرے گھرون کا چراغ
جانتی تھی تمھاری قوم کے پاس نقد او رجنس کی قسم مین سے کوئی سرمایہ نہ تھا مگر تمھاری قوم فطری آزادی
اور زندہ دلی کو اپنا اصلی سرمایہ اور آبائی ورثہ خیال کرتی تھی صرف ایک معبود لاشریک لہٗ کو ماننا اور اُسی
سے ڈرنا اور تمام دنیا کے لوگون سے بیخوف رہنا تمھارے قوم کی فطرت اور خصلت تھی خدا کا کلام پاک
تمھاری قوم کی زندگی کا دستور العمل تھا اپنی ذات پر آپ بھروسہ کرنا اور اپنی مدد آپ کرنا تمھاری قوم کا
اصلی مشغلہ تھا گھوڑون کی پیٹھ تمھاری قوم کا تخت سلیمانی تھا خطرناک جنگلون ہولناک سمندرون اور
سر بفلک پہاڑون کو طی کرنا تمھاری قوم کا ایک تفریح بخش سفر تھا اسلام کا سچا ولولہ اور پاک جذبہ تمھاری
قوم کا دشوار گزار راستون مین بہترین راہنما تھا اسلام کے علم کے نیچے سب کا اکٹھا ہو کر سر جھکانا اور
پنج وقتہ خدائے قادر ذوالجلال کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا تمھاری قوم کی فوجی جمعیت تھی بغیر
تلوارون کے دلون کو فتح کرنا تمھاری قوم کی حقیقی اور روحانی سلطنت تھی تمام انسانون کے ساتھ بلا امتیاز
اسکے کہ کون کس قوم کا اور کس مذہب کا اور کس ملک کا رہنے والا ہے انسانی ہمدردی سے پیش آنا اور
عدل وانصاف مین برابری کا برتاو کرنا تمھاری حقیقی اور روحانی سلطنت کا مضبوط قانون تھا لاَاِلٰہَ
اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ تمھارے قوم کے سرون کا بیش قیمت تاج تھا سچائی کی حمایت اور علم و حکمت
کی تلاش مین ایثار نفس کرنا اور اس کوشش اور کشش مین بیکسی کے ساتھ غربت مین جان دینے کو بستر
بیماری پر ایڑیان رگڑ کر مرنے سے ہزار درجہ بہتر سمجھنا تمھاری قوم کے نزدیک ابدی زندگی تھی
غرض تمھاری قوم وہ قوم تھی جسکے دامن سے سلطنت لپٹی رہتی تھی اور دولت قدمون پر سر رکھتی تھی
لیکن تمھاری قوم سلطنت و دولت کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھتی تھی اور اُسکو ہاتھ کا میل سمجھتی تھی غیر قومین[1]

[1] یرموک کی لڑائی مین جب مسلمانون کو ملک شام چھوڑ دینا پڑا اور وہ شام کے اضلاع سے باہر نکلے تو تمام عیسائی رعایا نے پکارا کہ خدا تمکو
پھر اس ملک مین لائے اور یہودیون نے توریت ہاتھ مین لیکر کہا کہ ہمارے جیتے جی اب یہان قیصر (عیسائی بادشاہ) قدم نہین رکھ سکتا ۱۲ دیکھو الفاروق

تمھارے قوم کی فلاح وبہبودی کے لیے دست بدعا رہا کرتی تھین اور اپنے ہم مذہبون کے مقابلہ مین تمھاری قوم کی مدد پر کمربستہ رہا کرتی تھین جیسا کہ آج ہم اپنی انصاف پسند پُرامن **برٹش گورنمنٹ** کی بقا اور قیام کے لیے دست بدعا رہا کرتے ہین ہم سب کو **برٹش سلطنت** کو مضبوط کرنے اور اُسکو تقویت دینے کے لیے کمربستہ رہنا لازم ہی اسلیے کہ ہماری قوم کی ترقی کے لیے جسقدر وسیع راہین اس سلطنت مین کھلی ہوئی ہین اُتنی ترقی اپنی ہم قوم سلطنت مین بھی رہکر نہین کر سکتی علاوہ اسکے ہندوستان مین ہماری قومی ہستی کا باقی رہنا تمام تر **برٹش سلطنت** کے استحکام پر موقوف ہی۔

اے اولاد اسلام غور کرو کہ تمھاری قوم کا تمام دنیا کے قومون کے مقابل مین کیا درجہ تھا اور وہ کس پوزیشن کی قوم تھی جس قوم کے تم سب فرزند ہو۔

شاید اسوقت یہ حالات سنکر تمھارے دل مین یہ دبدبہ پیدا ہوا ہوگا کہ ہم تو اس زمانے مین اپنی قوم مین ان باتون مین سے ایک بات بھی نہین پاتے بلکہ اسکے بالکل برخلاف دیکھتے ہین اور اپنی قوم کو ایسی خراب حالت مین پاتے ہین کہ غیر قومون کے سامنے شرم کے مارے ہم اپنی آنکھ اونچی نہین کر سکتے ہان یہ سچ ہی اور واقع مین اب تو قوم کا یہی حال ہی لیکن جو حال تمنے اپنی قوم کا سنا وہ غلط نہین تم اپنے دل مین ذرا شک نہ لانا بیشک تمھاری قوم ایسی ہی قوم تھی جسکا حال تم ابھی سُن چکے ہو تمھاری قوم کے زمانۂ عروج کو ختم ہوے ابھی بہت مدت نہین گذری تمھاری قوم کی شان و عظمت کو یاد دلانے والی نشانیان اور آثار اسوقت تک ہندوستان کی چپہ چپہ زمین پر اور دنیا کے ہر ایک حصہ مین جابجا ابتک موجود ہین جو اپنی بیزبانی کی زبان سے تمھارے قوم کے عروج اور کمال کی داستانین سنا رہی ہین تم اُن داستانون کو اگر سنا چاہو تو اپنے گوش دل سے انکو سُن سکتے ہو یہ تو ابھی تھوڑے دنون کی بات ہی کہ تمھاری قوم کو بدقسمتی سے اپنی ہی جہالت اور نادانی کی کرتوتون کے سبب سے یہ منحوس دن دیکھنے پڑے ہین لیکن ناامیدی اور مایوسی کی کوئی بات نہین کیا تم نے یہ شعر نہین سنا جو واقع مین ایک سچا شعر ہی

گرتے ہین شہسوار ہی میدان جنگ مین — وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنون کے بل چلے

مبارک ہین وہ لوگ جو ٹھوکر کھا کر سنبھل جاتے ہین اور گرتے ہی دامن جھاڑکر اُٹھ کھڑے ہوتے ہین شاید انگریزون کی قوم پر نظر کر کے تم یہ سمجھو کہ قوم کی فلاح و بہبودی کا ظاہر مین تمامتر سلطنت پر ہی دارومدار معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ سلطنت کے ہاتھ مین ہونے سے نہ صرف فاتح قوم کے تمام حقوق محفوظ رہتے ہین بلکہ تمام مفتوح قومون کے حقوق بھی اپنے ہی ہاتھ مین آجاتے ہین یہ سب کچھ سہی مگر تم اس دھوکے مین کبھی نہ آنا سلطنت اور دنیا کی دولت ایک نہایت ناپایدار چیز ہی اور چلتی پھرتی چھاون ہی وہ کسی کے ساتھ اپنا عہد وفا پورا نہین کرتی آج کسیکے پاس ہی اور کل کسی اور کے گھر مین ہی ع

سیہ مست ست دولت تا کجا خیزد کجا افتد — یعنے دولت کی مثال ایک مست شراب کی سی ہی جو ایک جگہ سے اُٹھتا اور دوسری جگہ گر پڑتا ہی پھر وہان سے اُٹھتا ہی اور تیسری جگہ گر پڑتا ہی۔

تمھاری قوم کی ترقی کسی طرح سلطنت کی محتاج نہین اور نہ کبھی رہی ہی اسلیے کہ تمھاری قوم کی ترقی کا اصلی تعلق روحانی سلطنت سے ہی اور یہی سب سے بڑی فتح ہی اور یہی وہ قومی فرض ہی جسکا پورا کرنا تمھارا کام ہی۔

اب غالبًا تم اپنی قوم کی حقیقت اور اپنے قومی فرض سے بھی تھوڑے بہت آگاہ ہو گئے اچھا اب ذرا یہ بھی سمجھ لو کہ تم کس شاندار درخت کے ہونہار پھل پھول ہو۔

سنو سنو وہ شاندار درخت اسلام ہی جسکی نسبت خدا فرماتا ہی کہ اُسکی جڑ[1] تو مضبوط ہی (یعنے سچائی اور خدا کی بنائی ہوئی فطرت پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہی) اور اُسکی ٹہنیان آسمان مین ہین (یعنے اسلام مین ترقی کا ایسا مادہ موجود ہی کہ اگر لوگ اُسکے اصولون پر عمل کرین اور ان پر قائم بھی رہین تو وہ علمی عقلی دنیاوی اور روحانی غرض ہر طرح کی ترقی کے اخیر درجۂ کمال پر پہونچ سکتے ہین)

---

[1] كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ سورهٔ ابراہیم ۱۲

اسلام کی لفظ سے غالباً تم یہی سمجھے ہو گے کہ کلمہ پڑھنا اور نماز اور روزہ وغیرہ کا نام اسلام ہے کچھ شک نہین کہ یہ وہ ارکان اسلام ہین جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے لیکن اگر تمنے اسلام کو اتنا ہی سمجھا ہے تو افسوس ہے کہ اسلام کی تمنے کچھ بھی قدر نہ جانی اور تم اسلام کی قیمت سے کچھ بھی واقف نہین ہوئے ہین اسوقت تمکو نماز روزہ وغیرہ کے احکام بتانا نہین چاہتا ان مسائل کو **شریعت الاسلام** اور **فطرت الاسلام** اور دوسری مذہبی کتابون کو پڑھکر دریافت کرسکتے ہو مین اسوقت تمکو اسلام کی حقیقت اسلام کی پاک تعلیم اور اسلام کے ظہور سے جو مقصد ہے اسکو مختصر لفظون مین سمجھانا چاہتا ہون اور تمکو یہ بتانا چاہتا ہون کہ مسلمان کسکو کہتے ہین اور مسلمان کی پہچان اور اُسکی سیرت وخصلت کیا ہے مگر پہلے تم اسلام اور دین اور ایمان کے معنے سمجھ لو جنکو تم دن رات بولا کرتے ہو۔

اسلام کے معنے اسلام کے معنے ہین خداوند تعالی اور اُسکے رسول برحق محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان برداری کرنا اور ضد اور انکار کو یک قلم چھوڑ دینا جو شخص خدا کا فرمان بردار ہوگا وہ کبھی کسی دوسرے کی غلامی کرنے کا روادار نہوگا جو شخص خدا سے ڈریگا وہ تمام جہان کے لوگون سے بیخوف رہیگا جو شخص سچے دل سے خدا پر ایمان رکھے گا وہ کبھی وہم اور شک کی باتون پر کان نہ دھرے گا۔

ایمان کے معنے ایمان کے معنے ہین خدا[1] کے ہونے پر یقین کرنا اور تمام چیزون کو اسطرح پرجاننا جیسی کہ حقیقت مین وہ ہین خدا کے ہونے کا یقین اور تمام چیزون کو جاننے اور پہچاننے کا جذبہ انسان کی فطرت مین ہے یعنے وہ مان کے پیٹ سے خدا کا یقین اور تمام چیزون کو جاننے اور پہچاننے کا جذبہ اپنے ساتھ لیکر آتا ہے اسی لیے یہ کہا جاتا ہے کہ انسان پیدائشی طور پر خداوند تعالی کے ماننے پر

---

[1] امام غزالی رح لکھتے ہین کُلُّ آدمی فُطِرَ علی الایمان باللہ بل علی معرفۃ الاشیاء علی ماہی علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے یہ دعا کیا کرتے تھے اے خدا تو تمام چیزون کی حقیقت اس طرح پر دکھا جیسے کہ وہ حقیقت مین ہین دعا کے الفاظ یہ ہین اللھم ارنا حقائقَ الاشیاء کماہی - ہم کی لفظ مین آپنے اپنی امت کو بھی شامل کرلیا ۱۲

مجبور ہی اگر کوئی آدمی (معاذ اللہ) یہ چاہے بھی کہ وہ خدا کو نہ مانے تو ایسا ہرگز نہین کرسکتا البتہ خدا کے پہچاننے مین غلطی کرسکتا ہی بلکہ اکثر کیا کرتا ہی اسی غلطی کے سبب سے دنیا مین ہزارون قومین اور فرقے پیدا ہوگئے یہ ایک مشہور بات ہی کہ دہریہ لوگ (جنکی تعداد دنیا مین بہت ہی تھوڑی ہی) وہ خدا کا انکار کرتے ہین لیکن یہ بات غلط ہی وہ بھی درحقیقت منکر نہین البتہ ایک قسم کے بُت پرست ہین بلکہ اُن سے بدتر بُت پرست لوگ تو پتھر کے بتون کو مانتے ہین اور پوجتے ہین اور دہریہ لوگ تمام دنیا کو خدا جانتے ہین یہ ضرور ہی کہ ہر وقت کوئی شخص خدا کا خیال نہین کیا کرتا لیکن انسان کو ایسی حالتین برابر پیش آتی رہتی ہین جبکہ چارناچار انسان کو خدا کا خیال کرنا ہی پڑتا ہی کسی انسان کا دل خدا کے یقین اور اُسکے خیال سے کبھی خالی نہین رہ سکتا اگرچہ کوئی شخص اپنی جہالت اور وحشی پن سے خدا کے نام تک سے واقف نہو یا اُسکی زبان مین کوئی لفظ خدا کو پکارنے کے لیے موجود ہی نہو تم یون سمجھو کہ انسان کا اپنے ارادہ سے بولنا حرکت کرنا سوچنا انسان کی فطرت مین ہی اور وہ ان باتون کو عمل مین لانے پر مجبور ہی مگر یہ ضرور نہین کہ وہ ہر وقت بولا ہی کرے یا حرکت ہی کیا کرے یا رات دن بیٹھا ہوا سوچا ہی کرے۔

یہ ہی مطلب ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ ہر ایک[ا] آدمی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی لیکن اُسکے مان باپ اسکو یہودی مجوسی اور عیسائی بنا ڈالتے ہین۔

حضرت[۲] انس رض کہتے ہین کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فطرت پر ہی پھر اُسکو لا آلہ الا اللہ کہتے ہوئے سنا یعنے نہین معبود کوئی سوا خدا کے

[ا] مامن مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ الی آخرہ بروایت ابی ہریرہ رض ۱۲

[۲] عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر کان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشہد ان لا آلہ الا اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فاذا ہو معزی ۱۲

آپ نے فرمایا اُسنے دوزخ سے نجات پائی لوگون نے دیکھا تو وہ بکریون کا چرواہا تھا۔

دین کے معنے دین کے معنے ہین صرف ایک خدا کا ہو کر رہنا یعنے صرف ایک خدا کو ماننا اُسی ایک خدا کی خالص عبادت کرنا اور اُسکی عبادت مین کسی غیر کو شریک نہ کرنا خدا فرماتا ہی "تم تو ایک (خدا) کے ہو کر (اُسکے) دین کی طرف اپنا رخ کیے رہو (یہ خدا کی (بنائی ہوئی) فطرت ہی جسپر خدا نے لوگون کو پیدا کیا ہی خدا کی (بنائی ہوئی) بناوٹ مین رد و بدل نہین ہو سکتا یہ ہی دین کا سیدھا راستہ ہی مگر اکثر لوگ نہین سمجھتے اسلام نے حکم[ٰ۲] دیا ہی کہ تم دنیا کی چیزون پر اور اُنکی بناوٹ اور کاریگری پر غور و فکر کر کے ان چیزون کے پیدا کرنے والے کا پتہ لگاؤ دریا کا ہر قطرہ ریگ کا ہر ذرہ گھانس کا ہر تنکہ درخت کا ہر پتہ تک یہ بتا رہا ہی کہ کوئی اسکا کاریگر اور بنانے والا ہی اور اسکا ہونا ہی اُسکی ذات ہی دنیا کی چیزون پر اور اُنکی بناوٹ پر اور خود اپنی ذات[۳] پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی ذات پاک تمام خوبیون اور عمدہ صفتون سے مالا مال ہی اور تمام عیبون اور نقصانون سے پاک اور دور ہی خدا کی ذات مین جسقدر خوبیان اور صفتین ہین وہ اُسکی ذات سے جدا نہین بلکہ اُسکی عین ذات ہین تمام دنیا کا کارخانہ ایک ہی کاریگر اور ایک ہی دست قدرت کا بنایا ہوا ہی کسی دوسرے کو اُسمین مطلق دخل نہین وہ اپنی ذات سے تنہا اور اکیلا ہی کوئی چیز اُسکے مانند اور اسکے مثل نہین کسی بات مین کوئی چیز خدا کی ذات سے ملتی جلتی نہین اگر[۵] زمین و آسمان مین ایک خدا کے سوا دو یا زیادہ خدا ہوتے تو یہ کارخانہ کبھی کا برباد ہو چکا تھا اسی کا نام کامل ایمان ہی اور اسی قدر جاننا اور ماننا ہر ایک انسان کی فطرت مین داخل ہی اس سے زیادہ کوئی شخص خدا کی حقیقت نہ جانتا ہی

---

[۱] فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ سورۂ روم رکوع ۴-۱۲ [۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا فی خلق اللہ ولا تتفکروا فی اللہ فانکم لن تقدروا قدرہ ۱۲ [۳] وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ سورۂ ذاریات۔ حدیث مین آیا ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ۱۲ [۴] لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۔ سورۂ انبیاء رکوع ۱-۱۲

اور نہ جان سکتا ہی اگر کوئی شخص اس سے زیادہ خدا کی حقیقت بیان کرے تو سمجھ لو کہ وہ عقل کی بھول بھلیون مین پڑا بھٹک رہا ہی اسی طرح جو شخص خدا کی حقیقت اس سے زیادہ جاننے کی کوشش کرے تو یقین کر لو کہ وہ بڑی سخت غلطی اور نادانی مین پڑا ہوا ہی اندھری کوٹھری مین ہاتھ مار رہا ہی گو ظاہر مین کیسا ہی عقلمند اور عالم سمجھا جاتا ہو خدا کی حقیقت جاننے کی کوشش کرنا ایسا ہی جیسے کہ چلنی مین دریا کو بند کرنا اور مٹھی مین ہوا کو روکنا۔

افسوس ہی کہ لوگون نے اپنی اسی قسم کی غلطی اور نادانی سے مخلوق کو خالق سمجھ رکھا ہی اور خدا کی صفتون کو اور اُسکی پیدا کی ہوئی چیزون اور قوتون کو جدا جدا معبود ٹھہرا رکھا ہی[۱] حالانکہ یہ بات انسان کی فطرت کے بالکل مخالف اور اُسکی ضد ہی اسکو اسلام نے شرک[۲] بتایا ہی اور مشرک کو فطرت کا مخالف اور خدا کا باغی قرار دیا ہی خدا فرماتا ہی[۳] کہدو کہ اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اُسکے برابر کا ہی۔

اسلام کے ظہور کا مقصد اسلام کا اصلی مقصود تفرقون کو دور کرنا اور لوگون کے سرون پر سے بوجھ اُتارنا ہی تفرقے دو قسم پر ہین۔

ایک تفرقہ خیالات اور عقیدون کا ہی یہ تفرقہ اسطرح پر پیدا ہوا کہ لوگون نے نادانی سے ظاہری سببون کو اصلی سبب سمجھکر اپنا معبود بنا یا اور اپنے مختلف خیالات کی اُلجھنون مین پڑکر اور عقل کے پیچدار پھندون مین اُلجھکر اپنی اصلی انسانی فطرت کو بھلا دیا اور ایک خدا کی پرستش چھوڑ بیٹھے آخر کار دنیا مین اسلام کا ظہور ہوا اور اُسنے اُنکو انسانی فطرت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور لوگون کو آگاہ کیا کہ لوگو تمھارا خدا ایک ہی تمھاری فطرت ایک ہی تم اپنی اصلی فطرت کو دل سے مت بھلاو اور اُسکا کہا مانو

---

۱ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ہ سورۂ انبیار کوع ۳-۱۲ ۲ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ سورۂ نسار کوع ۶-۱۲ ۳ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ج اَللّٰهُ الصَّمَدُ ج لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ج پارہ سورۂ اخلاص

اور صرف ایک خدا کے سامنے اپنا سر جھکاؤ جسکا یقین تمھارے دلون کے کونون مین چھپا ہوا ہی اور جسکا خیال تم مان کے پیٹ سے ساتھ لیکر نکلتے ہو۔

دوسرا تفرقہ قومون اور فرقون کا ہی لوگون نے اپنی مختلف قومین ٹھہرا کر اور اپنے مختلف فرقے بنا کر خواہ مخواہ آپس مین پھوٹ ڈال رکھی ہی اور مخالفت کا بیج بو رکھا ہی۔

قومیت قبیلہ بندی اور خاندانون کا جدا جدا نام رکھنا آپس کی جان پہچان کے لیے بیشک بہت ضروری چیز ہی لیکن علی دنیا مین اور خدا کے نزدیک یہ سب تفریقین محض لغو اور مہمل ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اے بنی آدم تمھارا پروردگار ایک ہی تمھارا باپ ایک ہی عرب کے رہنے والے کو عجم کے رہنے والے پر اور عجم کے رہنے والے کو عرب کے رہنے والے پر گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی بڑائی اور بزرگی نہین خدا کے نزدیک تم مین سب سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہی جو سب سے زیادہ تقوے رکھتا ہو۔[۱]

تقوے کے معنے ہین پرہیزگاری ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا کہ تقوی کسکو کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ تم نے کبھی اپنے راستہ مین کانٹے بھی پڑے ہوئے دیکھے ہین اُس نے جواب دیا کہ ہان آپ نے پوچھا کہ تم ایسے وقت مین کیا کرتے ہو اُسنے کہا کہ راستہ سے کانٹون کو ایک طرف ہٹا کر گزر جاتے ہین آپ نے کہا کہ بس اسی تکلیف سے بچنے اور بچکر نکل جانے کا نام تقوی ہی۔

اے اسلام کے فرزندو اسلام تم سے چاہتا ہی کہ تم بھی اس پاکیزہ مقصد کو اپنے دل سے کبھی نہ بھلاؤ اور اُسپر عمل کرو اور اپنے فرصت کے وقتون مین اسلام سے ناواقف لوگون کو بھی مہربانی اور دانائی کے ساتھ اسلام کے پاک مقصد سے آگاہ کرتے رہو اور اُنکو اُنکی اصلی فطرت یاد دلاتے رہو

---

[۱] یا ایہا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد ولا فضل لعربی علی عجمی ولا عجمی علی عربی ولا احمر علی اسود ولا اسود علی احمر الا بالتقوی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲

تاکہ وہ لوگ اِن فضول تفرقون کو چھوڑ کر صرف ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ کو اپنا حقیقی معبود ٹھہرائین بلکہ تم مین سے ایک جماعت[لہ] ایسی ہونی چاہیے جو اپنی ذات کو اسی مبارک کام کے لیے وقف کر دے کہ وہ لوگون کو اچھے کامون کی طرف رغبت دلائے اور بُرے کامون سے اُنکے دلون مین نفرت پیدا کرے۔

کیا تم یہ مبارک کام انجام دوگے؟ ضرور انجام دوگے اسلام کو تمھاری ذات سے بڑی بڑی امیدین ہین۔ مین نے تم سے ایک بات اوپر یہ بھی کہی ہے کہ اسلام تمام آدمیون کے سر سے بوجھ اُتارتا ہے تم سمجھے کہ وہ بوجھ کیا ہے؟ یہ وہ بوجھ ہے جسکو بدقسمتی سے لوگون نے خود اپنے سرون پر لاد رکھا ہے اور وہ اُنکو کچلے ڈالتا ہے لیکن وہ اپنی نادانی سے اسکو ایک مردانگی کا مفید کام سمجھے ہوئے ہین یہ بوجھ بھی دو طرح کا ہے۔

ایک بوجھ وہ ہے جسکا سارا وزن روح اور عقل پر پڑتا ہے۔

دوسرا بوجھ وہ ہے جسکا وزن انسان کے جسم اور اُسکے افعال پر پڑتا ہے۔

خیال کرو کہ انسانی فطرت کے خلاف جھوٹے معبودون کا یقین جنکے سمجھنے سے عقل عاجز ہو کسقدر روح اور عقل کو اُسکا وزن اُٹھانا پڑتا ہوگا۔

عیسائیون کا یہ عقیدہ کہ خدا روح القدس اور مسیح تینون ایک ہین اور ایک ہی تین ہے کس قدر عقل کو پریشان کرنے والا اور روح کو تھکانے والا عقیدہ ہے۔

ہندون کا تینتیس کرور دیوتاؤن کا ماننا اور انکو معبود سمجھنا کس قدر عقل کو کچلنے والا اور روح کو مشقت مین ڈالنے والا عقیدہ ہے۔

پارسیون کا دو خداؤن کو ماننا کیا کچھ کم روح کو تکلیف دینے والا اور عقل کو چکر مین ڈالنے والا عقیدہ ہے۔

لہ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ سورۂ آل عمران رکوع ۱۱-۱۲

واقع مین اگر دو خدا ہون تو دونون مین کبھی نہ کبھی راے کا اختلاف ہونا ضروری ہی اور اختلاف ہونے کی حالت مین کارخانۂ دنیا کا ایک لحہ قائم رہنا دشوار اور محال ہی۔

دوسرا بوجھ جسکا وزن انسان کے جسم اور اُسکے افعال پر پڑتا ہی تم سمجھے کہ وہ کیا ہی؟ وہ خلاف فطرت مذہبی اور دنیاوی رسوم کا بوجھ ہی جو لوگون نے اپنے اوپر لاد رکھا ہی اور طرح طرح کی زنجیرون مین اپنے ہاتھ پانون جکڑ رکھے ہین۔

ہندون کے یہان چھوت چھات کا مسئلہ جوگیاپن ذات پات کے جھگڑے اور مثل ان کے اور دوسرے مذہبی رسوم مثل ہون وغیرہ کے کیا خلاف عقل و فطرت نہین؟ اور انسان کو نقصان اور مصیبت مین مبتلا کرنے والی نہین؟ ہندؤن کے یہان اسقدر ذاتین ہین جنکی صحیح تعداد بتانا مشکل ہی اُنکا شمار تین ہزار سے کم نہین ان سب ذاتون کے نام جدا جدا ہین ہر ایک ذات کے لوگ دوسری ذات والون سے اپنے کو بالکل علیحدہ رکھتے ہین اس پر طرہ یہ ہی کہ باوجود انسان ہونے کے ان مختلف ذاتون مین باہم نہ شادی بیاہ ہو سکتا ہی اور نہ ایک ذات دوسری ذات کے ساتھ کھانے پینے مین شریک ہو سکتی ہی کسی شخص کو ذات باہر کر دینا اُنکے یہان ایک بڑی سخت مذہبی سزا سمجھی جاتی ہی۔

عیسائیون مین رہبانیت کا عقیدہ یعنی عمر بھر کے لیے شادی بیاہ ترک کر دینا اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا کسقدر انسان کی فطری جذبون کو قتل کرنے والا عقیدہ ہی باوجود اسکے کہ ہمارے موجودہ زمانہ مین عیسائیون نے مذہب عیسائی کو کلیسا یعنی گرجا تک محدود کر دیا ہی اور مذہبی احکام کی پابندی اُنمین محض برائے نام فیشن کے طور پر رہگئی ہی مگر اس زمانہ مین بھی بہت سے تارک الدنیا مرد اور عورتین اُنمین موجود ہین جنکا نام انگریزی مین مانک اور نن ہی تارک الدنیا مرد مانک کہلاے جاتے ہین اور تارک الدنیا عورتین نن کہلائی جاتی ہین چونکہ یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہی اور انسانی فطرت کی پیدا کرنیوالی کے مرضی کے مخالف ہی اسلیے کلیساؤن مین بعض واقعات ایسے شرمناک

پیش آتے ہین جنکو سنکر جسم پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اسی طرح مذہبی عیسائی کا یہ حکم کہ اگر کوئی ایک تھپڑ تمھارے گال پر مارے تو تم دوسرا گال بھی اُسکے سامنے کردو کیا عقل و فطرت کے مطابق ہے کیا اسپر عمل کیا جانا ممکن ہے۔

یہ اسلام جیسے سراپا راستی مذہب ہی کا کام ہے کہ وہ کوئی حکم خلاف عقل اور کوئی فعل خلاف فطرت روا نہین رکھتا اور چاہتا ہے کہ لوگون کے سرون پر سے اس بھاری بوجھ کو اُتار کر پھینک دے خدا فرماتا ہے [له] "جو لوگ اہل کتاب مین سے رسول نبی امی (محمدؐ) کی پیروی کرتے ہین جن کی (بشارت) کو وہ اپنے یہان توریت اور انجیل مین لکھا ہوا پاتے ہین وہ انکو اچھے کام (کرنے) کو کہتے اور بُرے کام سے انکو منع کرتے ہین اور پاک چیزون کو حلال اور ناپاک چیزون کو اُن پر حرام کرتے ہین اور (احکام کی سخت) بوجھ جو ان لوگون (کے سرون پر لدے ہوے) تھے اور پھندے جو ان پر (پڑے ہوے تھے (اُن سب کو) ان پر سے دور کرتے ہین۔

اسلام کا تمام دنیا کے سامنے اعلان عام اسلام تمام جہان کے لوگون کو باواز بلند آگاہ کرتا ہے کہ وہ دنیا مین تمام مذہبون سے ایک جدا اگانہ مذہب کا دعویدار بنکر نہین آیا نہ (معاذاللہ) وہ خدا کے سچے پیغمبرون کو جھٹلانے کے لیے آیا ہے بلکہ وہ تو تمام سچے مذہبون کی حمایت کرنے کو اور بلا تعداد و شمار تمام پیغمبرون پر ایمان لانے کی ہدایت کرنے کو آیا ہے خدا فرماتا ہے [٢ه] "بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی (یہ ایک ستارہ پرست قوم تھی) ان مین سے جو لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے تو انکو اُن (کے کیے) کا اجر اُن کے پروردگار کے یہان ملیگا

له اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ط سورۂ اعراف رکوع ١٦ ١٢

٢ه اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ه سورۂ بقر رکوع ٨ ١٢

اور اُن پر نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہون گے"

دوسری جگہ فرمایا ہو " (ہمارے یہ) پیغمبر (محمد) اُس کتاب کو مانتے ہین جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اُتری ہو اور (پیغمبر کے ساتھ سب) مسلمان بھی (ہیں یہ) سب اللہ اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبرون کا دین ایک ہو اور کہتے ہین کہ ہم خدا کے پیغمبرون مین سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہین سمجھتے (یعنے سب کو مانتے ہین۔

خدا نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہو کہ " ہر قوم مین (ایک ایک) ہدایت کرنے والا گزرا ہو۔

اسلام کا دعوی یہ ہو کہ مین صرف اُن خلاف فطرت رکاوٹون کے دور کرنے کو آیا ہون جنکو لوگون نے اپنی غلط رایون سے سچے مذہبون مین شامل کرکے سچائی کے منھ پر پردہ ڈال دیا ہو اور اسطرح پر خود اپنے ہاتھون سے اپنے پانون پر کلھاڑی مار کر اپنی علمی اور عقلی اور تمدنی ترقیون کی راہ مین ایک آہنی دیوار کھڑی کر لی ہو خدا فرماتا ہو " سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ "

دوسری جگہ خدا نے فرمایا ہو " تم لوگ خدا کے سوا نری نامون ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادون نے (اپنے دل سے) گھڑ رکھے ہین خدا نے تو اُنکی کوئی سند نہین اُتاری

اِنھین خلاف فطرت رکاوٹون اور جھوٹ اور سچ کو گڈمڈ کرنے کا یہ نتیجہ ہو کہ اہل یورپ نے عیسائی مذہب کو یعنے حکومت کلیسا کو دنیاوی ترقیون کا مخالف پا کر مجبوراً اسکو اپنے نظام سلطنت سے جدا کر دیا اور جب تک ایسا نہین کیا اسوقت تک اہل یورپ کو کسی قسم کی ترقی نصیب نہین ہوئی۔

ہندون کو بھی موجودہ زمانے مین جب اپنے مذہبی رسوم اور عقیدے تمدنی ترقی کی مخالف

سلہ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ آمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ قف سورہ بقر رکوع ۳۹-۱۲ ۔ علہ لِکُلِّ قَوْمٍ ہَادٍ سورہ رعد رکوع ۱-۱۲ ۔ علہ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۲ سورہ بقر رکوع ۵ ۔ علہ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْہَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط ۱۲ سورہ یوسف رکوع ۴

معلوم ہوئی تو انکو انمین کتر بیونت کی ضرورت معلوم ہوئی چنانچہ بہت سے ہندون نے وحدانیت
کو اپنی کتاب وید سے ثابت کرنے کی کوشش کی اور ذاتون کے جھگڑے کو کم کرنے مین اور سب کے
ساتھ مل کر ہم پیالہ اور ہم نوالہ بننے مین برابر کوشش کر رہے ہین اب تو انکو غیر قومون کے ساتھ کھانے
مین بھی زیادہ پرہیز نہین رہا جن پرانے خیال والے ہندون مین یہ خیال کچھ باقی ہی وہ بھی تھوڑے
زمانے کے بعد مٹ جائیگا اسلام پرزور آواز کے ساتھ پکار پکار کر کہہ رہا ہی کہ لوگو میرے پاس آؤ
مین ہی تمکو سیدھا راستہ بتاؤنگا اور تمھارے راستہ مین جو خلاف فطرت رکاوٹون کے بھاری پتھر
پڑے ہوئے ہین انکو ایک طرف ہٹاؤنگا میرا کام تمھارے سچے مذہبون کی تکمیل کرنا ہی یعنے جو کور کسر
باقی رہگئی ہی اسکو پورا کرنا میرا کام ہی تاکہ تمھارے دنیاوی اور روحانی ترقی مین کوئی چیز آڑی نہ آئے اور تم
انسانیت کی اخیر درجہ کمال تک بآسانی پہونچ جاؤ اور خدا کے مقدس نام کا بول بالا ہو خدا فرماتا ہی "اب[لہ]
ہم تمھارے دین کو کامل کر چکے اور ہمنے اپنا احسان تم پر پورا کردیا۔

اے بنی نوع انسان خبردار ہوجاؤ اور کان کھول کر سُن لو جو لوگ اپنی نفسانیت اور محض ضد
اور ہٹ دھرمی سے مجکو ایک جداگانہ مذہب قرار دیتے ہین اور مجکو اپنے سچے مذہبون کا دشمن اور خدا کے
بھیجے ہوئے پیغمبرون کا مخالف ٹھہراتے ہین اور جھوٹی جھوٹی تہمتین اور جھوٹے جھوٹے ناواجب الزام
میرے سر تھوپا کرتے ہین ان سب افتراپردازیون کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوتی ہی اور ان تہمتون
اور الزامون کا وبال خود انکی گردنون پر ہی۔

آہ کیسا افسوس ہی اے **اولاد آدم** تم ایک خدا کے بندے اور ایک باپ کی اولاد ہو میرا اور
تمھارے سچے مذہبون کا ایک ہی مقصد ہی یعنے خالص ایک خدا کی پرستش کرنا اور انسانیت کو درجہ
کمال پر پہونچانا غور کرو بجائے اسکے کہ تم مجکو اپنے سچے مذہبون کا ہاتھ بٹانے والا اور اپنے پیغمبرون کا

لہ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي سورہ مائدہ رکوع ۱ - ۱۲

سچا حامی اور مددگار جانتے اپنا دلسوز اور غمگسار سمجھتے اور خوشی خوشی میرا خیر مقدم کرتے بجاے اسکے کہ تم دلی توجہ کے ساتھ میری باتون کو سنتے اور ٹھنڈے دل کے ساتھ میری عاقلانہ ہدایتون پر عمل کرتے اور میرے اشارون پر چلتے کیا تمکو یہی لائق وسزاوار تھا؟ کہ تم بلا اسباب اور بغیر سوچے سمجھے مجھپر بدگمانی کرو میری طرف سے اپنے دلون مین مخالفت کی گرہ باندھو خواہ مخواہ میرے ساتھ نفرت وملامت کا برتاؤ کرو اور مجھسے دلسوز وخیرخواہ کو اپنا دشمن ٹھہرا کر اپنے گھر سے نکالو اور دوست نما دشمنون کو اپنے گوشہ دل مین جگہ دو افسوس!! افسوس!!! ہ

چشم بازو گوش باز و این ذکا | خیرہ ام در چشم بندی خدا

سچے مسلمان کی پہچان اور اسکی سیرت وخصلت

مسلمان کے مذہبی خیالات (۱) مسلمان کو دنیا مین کوئی چیز اپنے مذہب اسلام سے زیادہ عزیز نہین ہر ایک مسلمان دل سے یقین رکھتا ہے کہ اسلام نہ صرف نجات آخرت کا وسیلہ ہی بلکہ وہ تمام دنیاوی ترقیون کا بھی ذریعہ ہے اور تمدن کے اعلی درجہ پر پہونچنے کا زینہ ہے اسلام سے بڑھکر کوئی برتی طاقت نہین اسلام کی برقی قوت سے نہ دولت وسلطنت کی عظیم الشان طاقت ٹکر کھا سکتی ہے نہ کوئی علم اور فن اسکے قائم مقامی کا دعوی کرسکتا ہے خدا فرماتا ہے "جب سچائی کی روشنی پھیلی تو جھوٹ کی تاریکی کافور ہوئی بیشک جھوٹ کی سیاہی مٹنے والی چیز ہے" حضرت بلال رض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے وہ شروع اسلام مین امیہ بن خلف کے غلام تھے یہ ظالم بلال رض کو صرف انکے اسلام کے سبب سے گرمی کے دنون مین دوپہر کی گرمی جلتی جھلستی ہوئی کنکرون پر لٹا کر اوپر سے ایک بھاری پتھر رکھدیتا تھا اور دن بھر اسی طرح انکو دھوپ مین لٹاے

سلہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا ۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹-۱۲

رکھتا تھا مگر اسنے صبر و استقلال اسنے اسلام کی محبت کہ جب وہ شام کو اس مصیبت سے چھٹکارا پاتے تو فوراً وہی اپنا احد احد کا راگ گانا شروع کر دیتے یعنے اسد ایک ہی یہ ہی اسلام کی قدر و قیمت یہ ہی اسلام کی صداقت اسکا نام ہی اسلام مسلمان آگ مین زندہ جلائیے جانے کو اس سے بہتر سمجھتا ہی کہ وہ اسلام سے مُنہ پھیرے آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہی [1] مسلمان اسلام سے پھر جانے کو اس سے بھی زیادہ مکروہ رکھتا ہی کہ وہ آگ مین ڈال دیا جائے۔

(۲) مسلمان خدا کی محبت مین سخت ہوتا ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی [2] جو لوگ ایماندار ہین وہ خدا کی محبت مین زیادہ سخت ہوتے ہین مسلمان خوب جانتا ہی کہ وہ اپنے خدا کے پیارے خیال کے بغیر ایک لمحہ آرام کے ساتھ زندگی نہین گزار سکتا جسطرح بغیر ہوا کے ایک منٹ زندگی محال ہی یا بغیر روح کے ایک آن زندگی دشوار ہی جس خدا نے ہمکو بولنے دیکھنے سُننے سونگھنے چلنے پھرنے کی طاقت دی اور سوچنے سمجھنے اچھے بُرے اور حق ناحق کے پہچاننے کو نور عقل عطا کیا جسکا نام شرع مین ایمان ہی ایسے پیارے خدا کے خیال کو مسلمان کس طرح دل سے بھلا سکتا ہی

خدا کا پاک خیال مسلمانون کے لیے تنہائی مین اسکا مونس و غمگسار ہی مجمع مین اُسکا ساتھی اور مددگار ہی خوشی و راحت مین اُسکی آنکھون کی ٹھنڈک اور دل کی تسلی ہی تکلیف و غم مین اُسکی امیدون کا سہارا اور دل کی تقویت ہی دشمنون کے مقابل مین اُسکے لیے تلوار ہی اور فتنہ و فساد مین اُسکے لیے ایک محفوظ قلعہ ہی محنت کے کام کیوقت وہ ایک برقی طاقت ہی اور مرنے کے وقت وہ مسلمان کے لیے ایک الٰہی سرور اور ابدی جنت ہی۔

(۳) مسلمان جناب رسالتمآب محمد صلی اسد علیہ وسلم کو اپنی جان سے اور تمام جہان کے لوگون سے زیادہ عزیز رکھتا ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا [3] پیغمبر مسلمانون پر خود اُنکی جانون سے بھی زیادہ حق رکھتے ہین

---

[1] من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار ۱۲ [2] وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ سورہ بقر رکوع ۲۱ - ۱۲ [3] اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ سورہ احزاب رکوع ۱ - ۱۲

(اور وہ مسلمانون کے باپ کی جگہ ہین، اور اُنکی بیبیان مسلمانون کی مائین ہین"

درحقیقت وہ پیغمبر جسنے خدا کی بنائی فطرت پر اسلام کی بنیاد رکھی جسنے نور عقل کو سچے دین کی کسوٹی ٹھہرایا وہ پیغمبر جسنے سچائی کی روشنی سے دنیا کو منور کیا جسنے لوگون کی گندگی کو فطرت کے پاک وصاف پانی سے ایک شوب مین دھو کر پاک وستھرا کردیا وہ پیغمبر جسنے تمام سچے مذہبون کی تصدیق کی اور بلا تعداد وشمار تمام پیغمبرون کا ماننا اور اُنکا ادب کرنا جزو ایمان قرار دیا وہ پیغمبر جو عرب کے اُس ممتاز قوم مین سے تھا جسکا مذہبی ادب تمام عرب کرتا تھا وہ پیغمبر جو باوجود بے مان باپ کے بچہ ہونے کے اپنے پیدائشی سچائی اور شریف چال چلن کے سبب سے عین نوجوانی مین امین عرب کے نام سے تمام ملک مین پکارا جاتا تھا وہ پیغمبر جسنے خدا کے مقدس نام کے بلند کرنے مین اور بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات کے درجہ پر پہونچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا وہ پیغمبر جسنے اُنھین لوگون کے ہاتھون سے جنکی خاص بھلائی اور خیر خواہی مین وہ ہمہ تن ڈوبا ہوا تھا وہ وہ تکلیفین اور مصیبتین اُٹھائین جنکے سُننے سے کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے کوئی بیحرمتی اور ذلت ایسی نہ تھی جو اُن کمبخت جاہل نابکارون کے ہاتھون اسکو نہ پہونچی ہو منھ پر تھوکا گلا گھونٹا گالیان کھائین برادری سے خارج کیا گیا کھانا پانی بند کیا گیا لین دین سودا سلف بول چال موقوف کی گئی شادی بیاہ رشتہ اور حق قرابت سب ترک کر دیا گیا اونٹ کی اوجھڑی عین نماز کی حالت مین سر پر لادی گئی راستہ مین کانٹے بچھائے گئے پتھرون سے بدن چور چور کیا گیا یہ سب کیون کیا گیا صرف اسلیے کہ وہ انکی دنیاوی اور روحانی ترقی چاہتا تھا اور صرف ایک خدا کی پرستش بتاتا تھا اُسنے مفلسون کو دولتمند فقیرون کو بادشاہ وحشیون کو شائستہ اور مہذب بنا دیا اور دنیا سے رخصت ہونے کے وقت تک امتی امتی کہتا رہا آہ کیا ایسا خدا کا پاک بندہ اور ایسی مبارک مقدس ذات ہمارے دلی محبت کی مستحق نہین؟

اے اولاد اسلام کیا تم اُسکی محبت سے اپنا منھ پھیر سکتے ہو ہر گز نہین اُسکی محبت تمہارا

ایمان اور تمہارا اولین فرض ہی بیشک تم اُسکو اپنی جانون سے زیادہ رکھتے ہو اور عزیز رکھوگے اور اپنے خلف ہونے کا دنیا کو ثبوت دوگے حدیث مین ہی کہ کوئی[۱] شخص اُسوقت ایمان دار نہین ہوتا جب تک کہ وہ مجکو اپنے باپ سے اپنے بیٹے سے اور تمام جہان سے زیادہ عزیز نرکھے۔

(۴) مسلمان صرف خدا سے ڈرتا ہی اور تمام جہان سے بے خوف رہتا ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی "کیا[۲] تم لوگون سے ڈرتے ہو پس اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ان لوگون سے کہین بڑھکر خدا حق رکھتا ہی کہ تم اُس سے ڈرو۔ دوسری جگہ فرمایا ہی "جنھون[۳] نے خدا کے سوا کسی کا ڈر نمانا تو ایسے ہی لوگ اُمید ہی کہ اُن لوگون مین ہونگے جو منزل مقصود پر پہونچے۔

(۵) مسلمان سوائے کلام الٰہی کے کسی دوسرے شخص کے کلام کو اپنا پیشوا نہین بناتا اسلیے کہ دنیا مین کسی کا کلام سوائے کلام الٰہی کے ایسا نہین جو تمام چھوٹی بڑی باتون پر شامل ہو اور ہر قسم کی ترقیون کا سرچشمہ ہو نہ کسی بشر کا کلام غلطی اور سہو وخطا سے پاک ہوسکتا ہی خدا فرماتا ہی دنیا[۴] کی خشک وتر چیزین (سب ہی تو) کتاب واضح مین (لکھی ہوئی موجود) ہین دوسری جگہ فرماتا ہی اور[۵] یہ تو بڑے پایہ کی کتاب ہی کہ جھوٹ نہ تو اُسکے آگے (ہی کی طرف) سے اسکے پاس پھٹکنے پاتا ہی اور نہ اسکے پیچھے (کی طرف) سے (اسلیے کہ یہ) حکمت والے سزاوار حمد وثنا کی اُتاری ہوئی ہی۔

(۶) مسلمان کسی پیغمبر امام مجتہد عالم اور درویش کی تعظیم مثل خدا کی تعظیم کے نہین کرتا نہ سوائے خدا کے کسی سے طالب مدد ہوتا ہی خدا فرماتا ہی تجھی[۶] کو خاص ہم پوجتے ہین اور تجھی سے خاص ہم مدد چاہتے ہین مسلمان غیر خدا کی تعظیم کو مثل خدا کی تعظیم کے یہودیون اور عیسائیون کی ایجاد اور تقلید سمجھتا ہی

---

[۱] لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ۱۲

[۲] اتخشونہم فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین ۱۲ سورہ توبہ رکوع ۲۔

[۳] ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المہتدین ۱۲ سورہ توبہ رکوع ۳۔

[۴] لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۱۲ سورہ انعام

[۵] وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۱۲ سورہ حم السجدہ

[۶] ایاک نعبد وایاک نستعین ۱۲ سورہ فاتحہ۔

اوران باتون کو انکی گمراہی کی دلیل چاہتا ہو خدا فرماتا ہو[1] ان لوگون نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالمون اور شایخون کو اور مسیح بن مریم کو خدا بنا رکھا ہو

(۷) مسلمان تمام قوم کو ایک جسم واحد جانتا ہو اور قوم ہی کی زندگی اور فلاح پر اپنی زندگی اور فلاح کو موقوف جانتا ہو قومی فائدہ کے مقابل مین وہ اپنے جان و مال کسی چیز کی پرواہ نہین کرتا اور کسی منٹ اور کسی لحظہ وہ قوم کی ترقی کی فکر سے خالی نہین رہتا یہی ایک خوبی ہو جسنے مسلمانون کو تمام دنیا سے ممتاز بنا دیا ہو خدا فرماتا ہو کہ[2] تمام مسلمان آپس مین بھائی بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ[3] مسلمانون کی مثال ایسی ہی جیسے کہ ایک جسم واحد جب اُس جسم کے کسی ایک جوڑ مین بھی درد پیدا ہوتا ہو تو سارا جسم بیچین ہو جاتا ہو اور سارے جسم پر ایک بخار اور بیخوابی کی حالت طاری ہو جاتی ہو آپ[4] نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایسا ہی جیسے کسی مکان کی بنیاد کہ اُسکا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط اور قوی رکھتا ہو۔

[5] جنگ فارس کے شروع مین فرخ اور فراوندجرد دو بڑے رئیس تھے جب انھون نے مسلمانون کی اطاعت قبول کر لی تو اپنے خلوص ظاہر کرنے کو ایک دن عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر مسلمانون کے سپہ سالار ابو عبید ثقفیؓ کو بھیجے آپ نے پوچھا کہ یہ دعوت کا سامان کیا کل مسلمانون کی فوج کے لیے ہو یا صرف میری ذات کے لیے فرخ نے جواب دیا کہ جلدی مین ساری فوج کا اہتمام نہین ہو سکتا تھا

---

[1] اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم ۱۲ سورۂ توبہ رکوع ۵ — ۱۲

[2] انما المومنون اخوۃ ۱۲ سورۂ حجرات رکوع ۱ — ۱۲

[3] مثل المومنین فی توادہم وتراحمہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضو منہ تداعی سائرہ بالحمی والسہر ۱۲

[4] المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ۱۲

[5] الفاروق ۱۲

یہ سنکر ابو عبید ثقفیؓ نے دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ مسلمانون مین ایک کو دوسرے پر کوئی ترجیح نہین ہی۔[1]

حضرت[2] معاذ بن جبلؓ سے رومیون نے پوچھا کہ مسلمانون مین تم سے بڑھکر بھی کوئی ممتاز مسلمان ہی انھون نے جواب دیا کہ معاذ اللہ یہی بہت ہی کہ مین سب سے بدتر نہ ثابت ہون۔

مسلمان کو کبھی قومی اور اسلامی کامون کے انجام دینے مین داد یا کسی صلہ کی توقع نہین رہتی[1] وہ اپنی تعریف اور اپنی شہرت پر اپنے کام کو ترجیح دیتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مسلمان[3] کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو اور مسلمان کے ساتھ بدگمانی کرنا دوسرے مسلمان پر خدا نے حرام کردیا ہی آپ نے فرمایا کہ مسلمان[4] بھائی ہی مسلمان کا مسلمان کو چاہیے کہ نہ اپنے بھائی مسلمان پر ظلم کرے نہ اسکو حق سے محروم کرے نہ اسکو رسوا کرے آدمی کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہی کہ وہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت روا رکھے آپ نے فرمایا مسلمان[5] مسلمان کا آئینہ ہی یعنی وہ اسکو اسکی برائی یا بھلائی سے آگاہ کرتا رہتا ہی آپ نے فرمایا کہ جب[6] تک تم ایمان دار نہوگے اسوقت تک جنت مین داخل نہوگے اور تم اسوقت تک ایماندار نہوگے جب تک آپس مین محبت نرکھوگے ہر ایک مسلمان قوم کی مدد اور اسلام کی ترقی مین روپیہ صرف کرنے کو خدا[7] کو قرض حسنہ دینا جانتا ہی اور یقین کرتا ہی کہ یہ روپیہ پھر پلٹ کر بلکہ دونا ہوکر اسی کے پاس پہونچ جائے گا۔

(۸) مسلمان قوم کی مسرت وکامیابی اور ترقی وتنزل کا مدار اسکی ظاہری حالتون پر نہین سمجھتا

---

[1] الفاروق ۱۲ [2] لانُرِیدُ مِنکُم جَزَاءً وَلَاشُکُورًا ۱۲

[3] ان اللہ قد حرم علی المومن من المومن دمہ ومالہ وعرضہ وان نظن بظن السوء ۱۲- ابن ماجہ بروایت ابن عمر

[4] المسلم اخ المسلم لا نظلمہ ولا یحرمہ ولا یخذلہ بحسب المرء من الشران یحقر اخاہ المسلم ۱۲ احیاء العلوم

[5] المومن مرآۃ المومن ۱۲ احیاء العلوم

[6] لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا ۱۲

[7] مَن ذَا الَّذِی یُقرِضُ اللہ قرضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ اَجرٌ کَرِیمٌ ۱۲ سورہ حدید رکوع ۲-

بلکہ وہ اُس قوم کی افراد کی ذات پر موقوف سمجھتا ہی کسی قوم یا کسی شخص کا ظاہر مین خوشحال یا بلند مرتبہ ہونا اُسکی ترقی کی دلیل نہین یا کسی قوم کا پست حالت مین ہونا اُسکی آیندہ ادبار کا کافی ثبوت نہین البتہ کسی قوم کے لوگون کے ذاتی خصائل کا اچھا یا بُرا ہونا بیشک اُس قوم کی ترقی یا تنزل کی قطعی دلیل ہی قومون یا لوگون پر غیرون کے ہاتھ سے اسقدر بربادی کبھی نہین آتی جسقدر لوگ یا قومین خود اپنے ہاتھ سے آپ برباد ہوا کرتی ہین دنیا مین زلزلون طوفانون اور وباؤن سے کبھی اسقدر تباہی نہین آئی جسقدر لوگون کے ہاتھون سے خود ان پر اور ملکون اور شہرون پر تباہی آئی ہی خدا فرماتا ہی[1] تمھارا پروردگار ایسا (نا انصاف) نہین کہ وہ بستیون کو ناحق ہلاک کرا ڈالے اور وہان کے لوگ (اپنی ذات سے) صلاحیت والے ہون دوسری جگہ فرماتا ہی کہ جب[2] ہمکو کسی بستی کا ہلاک کرنا منظور ہوتا ہی تو ہم اُس (قوم) کے خوشحال لوگون کو حکم دیتے ہین پھر وہ اُس بستی مین نافرمانیان کرنے لگتے ہین پھر وہ بستی ہمارے حکم عذاب کی مستحق ہوجاتی ہی پھر ہم اُس بستی کو مار کر تباہ کر دیتے ہین

(۹) مسلمان عقل کو تمام چیزون پر مقدم رکھتا ہی یہان تک کہ دین پر بھی اسلیے کہ دین کا سمجھنا اور خدا کا جاننا پہچاننا یہ سب باتین عقل ہی پر موقوف ہین اسی سبب سے خداوند تعالی نے قرآن مجید مین عالم کی موجودات زمانہ کی تغیرات اور قدرت کے عجائبات کو اپنی وحدانیت اور خالق ہونے کے ثبوت مین بیان فرما کر ارشاد کیا ہی کہ ان[3] چیزون مین اُن لوگون کے لیے جو عقل رکھتے ہین خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیان موجود ہین اسی طرح اپنے کلام پاک مین کثرت سے جا بجا کافرون کو یہ کہکر الزام دیا ہی

---

[1] وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ١٢ سورہ ہود رکوع ۸۔

[2] وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ١٢ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۔

[3] إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ١٢ سورہ بقر رکوع ۱۔

کہ وہ عقل[1] نہین رکھتے وہ سوچتے[2] نہین وہ فکر[3] نہین کرتے وہ غور[4] نہین کرتے وہ گونگے[5] بہرے اندھے ہین کچھ عقل نہین رکھتے۔

کافرون کے دوزخ مین جانے کا حال خدا یون بیان فرماتا ہے "اور[6] (یہ لوگ دوزخ مین یون) کہین گے کہ اگر ہمنے (پیغمبرون کے کہنے کو) سنا ہوتا اور عقل سے کام لیا ہوتا تو (ہم آج کو) دوزخیون مین نہوتے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے[7] پہلے خدا نے عقل کو پیدا کیا اور اُسکو فرمایا کہ سامنے آ وہ سامنے آئی پھر فرمایا کہ پیٹھ پھیر اُسنے پیٹھ پھیر لی پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ مین نے کوئی مخلوق تجھ سے افضل نہین پیدا کی تجھی سے لون گا اور تجھی سے دون گا اور تیرے ہی سبب سے ثواب دون گا اور تیرے ہی سبب سے عذاب کرون گا۔

حضرت[8] عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ انسان کو دنیا مین کس چیز سے فضیلت حاصل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عقل سے مین نے عرض کیا کہ آخرت مین کس چیز سے انسان کو فضیلت حاصل ہوگی؟ آپ نے فرمایا اُسی عقل سے مین نے کہا کہ کیا اُن لوگون کو اعمال کے بدلہ مین جزا نہ ملے گی آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اُنکے عمل بھی اتنے ہی ہون گے جتنی خدا نے اُنکو عقل دی ہوگی پس عقل ہی کے مطابق عمل ہونگے اور جسقدر عمل ہون گے اُتنے ہی

---

۱ هُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۱۲

۲ هُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ ۱۲

۳ هُمْ لَا يَتَفَكَّرُونَ ۱۲

۴ هُمْ لَا يَتَدَبَّرُونَ ۱۲

۵ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۱۲

۶ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۱۲ سورہ ملک رکوع ۱۔

۷ احیاء العلوم بروایت طبرانی ۱۲

۸ احیاء العلوم ۱۲

اُنکو جزا ملیگی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چند ابیات پڑھا کرتے تھے اور اُنکو گنگنایا کرتے تھے اُن مین سے ایک شعر کا مضمون یہ ہے[1] پاکیزہ اخلاق انسان کے مکارم یعنے خوبی اور بزرگی مین داخل ہے انمین بھی عقل پہلی ہے اُسکے بعد دین کا مرتبہ ہے۔

امام غزالی رح عقل کے بیان مین لکھتے ہین۔

عقل سے مراد وہ علوم ہین جو تمیز دار لڑکون کی ذات مین ہوا کرتے ہین یعنے ممکن چیزون کو ممکن جاننے کا علم اور محال چیزون کو محال جاننے کا علم مثلاً اس بات کا علم یعنے جاننا کہ دو زیادہ ہین ایک سے یا یہ جاننا کہ ایک شخص کا ایک ہی وقت مین دو جگہ موجود ہونا ناممکن ہے۔

عقل آدمی کو روزمرہ کے حالات دیکھنے اور اُنکو تجربہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

عقل کا انجام یہ ہے کہ آدمی کی طبعی قوت اسقدر بڑھ جائے کہ وہ کامون کے انجام اور اُنکے نتیجون کو سمجھنے لگے اور آدمی کی طبیعت کی اُن خواہشون کو روکے جو فوری لذت چاہتے ہین مگر اُنکا نتیجہ اچھا نہین ہے۔

(۱۰) مسلمان سے بڑھکر کوئی دنیا مین علم کا عاشق اور رشید انہین مسلمان علم کو اسلام سے کوئی جدا چیز نہین جانتا بلکہ اُسکے نزدیک علم اور اسلام یہ دونون ایک ہی چیز کے نام ہین خداوند تعالی فرماتا ہے "اللہ[2] سے وہی ڈرتے ہین جو علم رکھتے ہین" یعنے خدا کا جاننا پہچاننا اور اُس سے ڈرنا خاص علم ہی پر موقوف ہے حد لانے کا فرون کو قرآن مجید مین جہالت ہی کے سبب سے ملزم ٹھہرایا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ (اے[3] پیغمبر تم ان لوگون سے) کہو کہ کیا تمھارے پاس کوئی علمی سند ہے کہ اسکو ہمارے دکھانے کے لیے نکالو اور پیش کرو (سند تو تمہارے پاس کچھ ہی نہین)

سلہ ان المکارم اخلاق مطہرۃ فالعقل اولها والدین ثانیها الخ استطرف

سلہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۱۲

سلہ قل هل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون ۱۲ سورہ انعام رکوع ۱۷-

تم تو نرے واہمون پر چلتے ہو اور نِری اٹکلین دوڑاتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم[1] سیکھنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہی، آپ نے فرمایا دانائی[2] کی بات مسلمان کے لیے ایک کھوئی ہوئی چیز ہی جہان اسکو پائے لے لے اور اسکی کچھ پرواہ نہ کرے کہ وہ کس ظرف (یعنی ذریعہ) سے حاصل ہوئی ہی۔

آپ نے فرمایا دانائی[3] کی بات اختیار کرلو اگرچہ وہ مشرکون کے طریقہ مین سے ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر قومون کی زبان سیکھنے کا حکم دیا ہی حضرت[4] زید بن ثابت رض کہتے ہین کہ مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مین کتاب یہود کا علم حاصل کرون۔

ایک دوسری[5] روایت مین انھین زید رض سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو زبان سُریانی سیکھنے کا حکم دیا۔

آپ نے فرمایا[6] ہی کہ علم حاصل کرو اگرچہ چین ہی مین کیون نہو یعنے اگرچہ کافرون ہی سے کیون نہ حاصل ہو۔

ابن عبد[7] الحکم کہتے ہین کہ مین ایک روز امام مالک رح سے سبق پڑھ رہا تھا اتنے مین ظہر کا وقت آگیا مین نے اپنی کتاب نماز پڑھنے کے لیے بند کردی آپ نے فرمایا کہ اے شخص تو جس کام کے لیے اُٹھا ہی وہ اس سے بہتر نہین ہی جس مین تو اسوقت مشغول تھا بشرطیکہ تیری نیت درست ہو۔

غیر مفید علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہی آپ[8] کہا کرتے تھے کہ اے خدا مین

سه ۱ العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة ۱۲

سه ۲ الحکمة ضالة المومن یاخذها ممن سمعها ولا یبالی فی ای وعاء خرجت ۱۲

سه ۳ خذوا الحکمة ولو من السنة المشرکین ۱۲

سه ۴ عن زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلعم ان تعلم لکلمات من کلمات یهود الحدیث رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح ۱۲

سه ۵ قال امرنی رسول اللہ صلعم ان اتعلم السریانیة ۱۲

سه ۶ اطلبوا العلم ولو کان فی الصین ۱۲

سه ۷ احیاء العلوم ۱۲

سه ۸ قال صلعم اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ۱۲

ایسے علم سے پناہ مانگتا ہون جو کچھ فائدہ نہ پہونچاسکے۔

یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی قوم سے بڑھکر دنیا مین کوئی قوم علم کی عاشق اور اُسکی شیدا نہین گزری ہر مسلمان علم کو اپنی زندگی کا ایک ضروری جزو جانتا تھا اور زندگی کو بغیر علم موت سے زیادہ خوفناک سمجھتا تھا۔

علامۂ ابن علا[1] سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کو کب تک علم سیکھنا چاہیے انھون نے جواب دیا کہ جب تک کہ تمھاری زندگی تم پر مہربان رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[2] علم حاصل کرو اُسوقت سے جب تم گہوارہ مین ہو اور اسوقت تک جب تم قبر مین اُتارے جاؤ۔

مسلمانون مین ہزارون لاکھون علم کے طالب ایسے گزرے ہین بلکہ گزرتے رہے ہین جنھون نے پانون مین چیتھڑے باندھکر سیکڑون منزلین پیادہ پا طے کی ہین جڑی بوٹی اور چقندر کے پتون پر برسون اپنی زندگی کے دن کاٹے ہین نان بائی کی دوکان پر کثرت افلاس کے سبب صرف کھانے کی خوشبو پر قناعت کی ہے لیکن علم کے حاصل کرنے سے مُنھ نہین پھیرا اندھیری راتون مین چوکیدارون کی لالٹینون کی روشنی مین برسون کتابون کا مطالعہ کیا ہے آخرکار یہی لوگ امام۔ حکیم۔ مجتہد اور فلسفی کے بلند مرتبون پر پہونچے اور فقیری کے بوریہ سے اُٹھکر تخت شاہی پر جلوس فرمایا۔

حافظ[3] حدیث حجاج بغدادی جب علم سیکھنے اُٹھے تو اُنکے پاس کل پونجی اور سامان سفر صرف اسقدر تھا کہ اُنکی والدہ نے سو کلچے پکا کر اور ایک گھڑے مین بھر کر انکے ساتھ کر دیے تھے سالن خود انھون نے اپنے لیے ایسا تجویز کر لیا تھا جو کبھی ختم ہی نہو یعنے دریاے دجلہ کا پانی حجاج روزانا ایک کلچہ دجلہ کے پانی مین بھگو کر کھا لیتے اور استاد سے سبق پڑھا کرتے جس روز وہ روٹیان ختم ہو گئین

[1] علماے سلف صفحہ ۴۸ - ۱۲
[2] اطلبوا العلم من المهد الی اللحد ۱۲
[3] علماے سلف صفحہ ۵ - ۱۲

اُسدن انکو اپنے استاد کا دروازہ چھوڑ دینا پڑا۔

مسلمانون کا علمی شوق اس درجہ ترقی پر پہونچ گیا تھا کہ ایک ایک علمی مجلس مین ساٹھ ساٹھ ہزار ستر ستر ہزار لوگون کا مجمع رہتا تھا۔

امام عاصمؒ بن علی کی مجلس علمی مین جسقدر لوگ شریک ہوتے تھے اُسکا اندازہ ایک مرتبہ خلیفہ معتصم باللہ نے اپنا معتمد بھیجکر کرایا تو ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کی تعداد ثابت ہوئی۔

مسلمانون مین علما اور اہل کمال کی یہ کثرت تھی کہ مسلم بن ابراہیم نے جب حدیث پڑھنا چاہا تو انکو ایک ہی شہر مین آٹھ سو ایسے نامی گرامی استاد مل گئے جو شیخ الحدیث کا خطاب حاصل کر چکے تھے

یہ علم کی کثرت مردون ہی پر ختم نہ تھی بلکہ عورتین بھی اس علمی شوق مین ایسی ڈوبی ہوئی تھین کہ امام حافظ ابن عساکر مورخ دمشق نے جن لوگون سے فن حدیث سیکھا تھا اُن مین اسّی سے زیادہ عورتین تھین۔

یہ ہی حال غریب سے لیکر امیر تک تھا بڑے بڑے امیر علما کے ہم پلہ ہوتے تھے سلاطین اور خلیفہ سب ایک رنگ مین رنگے ہوے تھے خلفاء عباسیہ غالباً سب عالم تھے خلیفہ معتز باللہ کا ایک عربی دیوان بھی موجود ہے۔

اسی علمی شوق کا یہ نتیجہ تھا کہ مسلمانون نے علم کی تلاش مین دنیا کا کونہ کونہ چھان مارا روم و فارس کے دفتر اُلٹ ڈالے یونان کے تمام علوم اور فنون کی کتابین ترجمہ کر ڈالین اور جو مسئلے اُن کتابون مین غلط پائے اُنکی اصلاح کی اور اپنی تحقیق اور تجربہ سے اُن علمون مین اضافہ کیا ہندوستان کے قدیم علمون کو اپنی زبان مین نقل کیا علامہ ابوریحان بیرونی نے ایک بڑی کتاب خاص ہندوستان کے حالات اور یہان کے علوم کے بیان مین لکھی ہے مسلمانون ہی کے ذریعہ سے اہل یورپ کو تمام علوم اور فنون پہونچے قرطبہ۔ بغداد۔ دمشق اور اسپین کے مدرسون مین عیسائیون نے

؎ علمائے سلف ۱۲ ؎ علمائے سلف ۱۲

پرسون مسلمان عالمون کی شاگردی کی اور پھر جاکر یورپ مین اُسی طرز پر مدرسہ قائم کیے اسوقت
ہمارے زمانہ مین یورپ کے کتب خانے مسلمان عالمون کی اُن کتابون سے بھری پڑی ہین جنکے نام تک
سے آجکل کے مسلمان واقف نہین اور جو نئی بات اور نیا مسئلہ انگریزون سے سنتے ہین اسکو غلطی سے
اُنھین کا خاص ایجاد کیا ہوا مسئلہ جانتے ہین۔

دنیاوی معاملات مین مسلمان کی سیرت وخصلت

(۱۱) مسلمان دنیا کو عالم اسباب جانتا ہی اور اسکو محنت اور کوشش اور کام کرنے کی جگہ
سمجھتا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہی[1] اس حدیث سے
چند باتین معلوم ہوئین۔

اول یہ کہ جسطرح کھیتی کے لیے زمین کو درست کرنا نلائی کرنا اُسمین ہل چلانا ضروری ہی
کاشتکارون کو زمین درست کرنے مین کس قدر سخت محنت کوشش اور دھوپ یا جاڑے کی تکلیف
برداشت کرنا پڑتی ہی اسی طرح دنیا مین کوئی کام بغیر محنت وتکلیف اُٹھائے اور کوئی مقصد بغیر صحیح
ذریعون کو کام مین لائے کبھی پورا نہین ہوتا۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جسطرح بغیر بیج کے درخت اور بغیر درخت کے بال اور بغیر بال
کے گیہون نہین پیدا ہوتا اُسی طرح دنیا مین کوئی چیز بغیر سبب کے نہین ہوتی ہر چیز کے لیے ایک
سبب ہوتا ہی اور ہر سبب کا ایک نتیجہ پھر یہی نتیجہ خود سبب بنجاتا ہی ایک دوسرے نتیجہ پیدا ہونے
کا یہ سلسلہ دنیا مین برابر جاری رہتا ہی یہان تک کہ آخرت جسکو دوسری زندگی کہا کرتے ہین وہ بھی
انسان کے نتیجون کی تکمیل کا نام ہی یہ خدا کا ایک قانون ہی جو کسی طرح ٹوٹ نہین سکتا۔

[1] الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۱۲

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر گیہون بویا جائے گا تو گیہون پیدا ہوگا اگر جو بویا جائے گا تو جو پیدا ہوگا اور اگر مٹر بویا جائے گا تو مٹر پیدا ہوگا اب ہر آدمی کو اختیار ہی جو چاہے پیدا کرے خدا فرماتا ہی "انسان[سلہ] کے لیے وہی چیز ہی جسکی اُسنے کوشش کی انسان کی راحت و خوشی تکلیف و مصیبت کامیابی یا ناکامیابی یہ سب چیزین کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہوا کرتی ہین خدا فرماتا ہی[سلہ] "لوگون پر جو مصیبت پڑتی ہی وہ تمھارے ہی افعال سے یعنے اُنھین کا نتیجہ ہوتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[سلہ] کامون کی اچھائی بُرائی اُنکے نتیجون کی اچھائی بُرائی پر موقوف ہی ؎

جسکا آغاز ہو بہتر وہ خوشی ہی بدتر　　　جسکا انجام ہوا چھا وہ مصیبت اچھی

(۱۲) مسلمان ترک دنیا گوشہ گیری اور جوگ کو نہایت پست ہمتی سمجھتا ہی اور اسکو فطرت کی مخالفت اور خدا کی[سلہ] مرضی کے خلاف جانتا ہی اسی لیے مسلمان پہلے[سلہ] خدا سے دنیا کی بھلائی مانگتا ہی بعد اسکے آخرت کی بھلائی چاہتا ہی اور جس شخص کو دنیا کے حالات سے بیخبر اور خراب و خستہ حالت مین دیکھتا ہی تو وہ یقین کرلیتا ہی کہ اسکا انجام یعنی آخرت بھی خراب ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی[سلہ] "جو شخص اس دنیا مین (باوجود عقل و سمجھ رکھنے کے) اندھا رہا وہ آخرت مین بھی اندھا ہی رہے گا۔

(۱۳) مسلمان تمام بنی نوع انسان اور تمام دنیا کے رہنے والون کے ساتھ انسانی ہمدردی سے پیش آتا ہی اور اُسکو ہمیشہ یہ کوشش جاری رہا کرتی ہی کہ بنی نوع انسان کی خیرخواہی اور اُنکے نفع پہونچانے مین میرا درجہ تمام لوگون سے بڑھا چڑھا رہے اور مین سب سے زیادہ خدا کا مقبول بندہ بنون

سلہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۱۲
سلہ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ ۱۲
سلہ انما الاعمال بالخواتیم ۱۲
سلہ وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِم ۱۲ حدید رکوع ۴۔
سلہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۲
سلہ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ اَعْمٰى ۱۲ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۸۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[1] تمام مخلوق خدا کی عیال ہی اور خدا اُسی شخص کو زیادہ دوست رکھتا ہی جو اُسکے بندون پر سب سے زیادہ مہربان ہو اور سب سے زیادہ انکو نفع پہونچائے۔

(۱۴) مسلمان عیسائیون اور اہل کتاب کو سب سے زیادہ اپنا دوست سمجھتا ہی اور انکو دوست رکھتا ہی اسیلیے کہ اول تو خدا نے انکو ہمارا ایک طرح پر دینی شریک بتایا ہی ہمارے اور اُن کے مذہب مین بہت تھوڑا فرق ہی حضرت عیسیٰ مسیحؑ کو ہم بھی خدا کا سچا پیغمبر اور خدا کا کلمہ اور اُسکی طرف کی روح سمجھتے ہین علاوہ اسکے بعض مذہبی طریقون مین بھی ہم اور وہ شریک ہین اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انکو بحکم خدا اسلام کی طرف بلانا چاہا تو ان لفظون مین اُن سے خطاب کیا وہ[2] اے اہل کتاب آو ایسی بات کی طرف رجوع کرو جو ہمارے تمھارے درمیان مین یکسان مانی جاتی ہی کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرین۔

دوسرے مقام پر خدا فرماتا ہی (اے[3] پیغمبر تم) مسلمانون کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین انکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین (انمین دوستی کا) یہ (میلان) اس سبب سے ہی کہ اُنمین علماء اور مشائخ ہین اور (نیز) یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے۔

مسلمان کی حاکمانہ سیرت و خصلت

(۱۵) مسلمان بادشاہ یا حاکم ہمیشہ اپنے کو قوم و ملک کا سچا خادم اور تمام لوگون کے جان و مال و آبرو اور مذہب کا کامل نگہبان سمجھتا ہی اور خزانۂ سلطنت سے بغیر سخت ضرورت کے ایک حبہ لینا

---

[1] عن انس ان النبی صلعم قال الخلق کلہم عیال اللہ فاحب خلقہ الیہ انفعہم لعیالہ رواہ البزار والطبرانی ۱۲

[2] یااہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ۱۲ سورہ عمران رکوع ۷۔

[3] ولتجدن اقربہم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاری ذلک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا یستکبرون ۱۲ سورہ مائدہ رکوع ۱۰۔

اور اپنی ذات پر صرف کرنا روا نہین رکھتا وہ راسخ الخیال مدبرون کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہین کر سکتا اور سلطنت کے تمام چھوٹے بڑے کامون مین مثل ادنی رعیت کے حکم شریعت اور قانون کا تابع اور محکوم رہتا ہی حق پسندی راستبازی اور سچی غیر تمندی پر اُسکی حکومت کی بنیاد ہوتی ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی سردار[۱] قوم وہی ہی جو قوم کی خدمت کرتا ہی آپ نے فرمایا ہی تم مین[۲] ہر ایک شخص راعی یعنی نگہبان ہی اور اپنی رعیت کی طرف سے خدا کے سامنے جواب دہ ہی امام یعنے حاکم نگہبان ہی اور اپنی رعیت کا جواب دہ ہی ہر آدمی نگہبان ہی اور اپنی محکوم رعیت کا جواب دہ ہی ہر عورت اپنے شوہر کے گھر مین نگہبان ہی اور اپنی رعیت کی جواب دہ ہی ہر ملازم اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہی اور اپنی رعیت کا جواب دہ ہی اسی طرح تمام آدمی نگہبان ہین اور اپنی رعیت کے جواب دہ۔

مشورہ کی نسبت خدا نے فرمایا ہی "اور[۳] اُنکے (جتنے) کام (ہین) آپس کے مشورہ (سے ہوتے) ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی خدا[۴] کا ہاتھ جماعت پر ہی جو اُنسے جدا ہوا وہ دوزخ مین گرا۔

وائل بن حجر[۵] کہتے ہین کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے امیرون کے حق مین کیا فرماتے ہین جو اپنا حق تو ہم سے طلب کرتے ہین اور ہمارا حق دبوچ رکھتے ہین آپ نے فرمایا تم سرکشی نہ کرو اُنکا وبال اُنکی گردن پر ہی اور تمھارا کیا تمھارے واسطے ہی۔

---

[۱] سَیّدُ القوم خادمہم ۱۲

[۲] عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع ومسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ فی بیت زوجہا ومسئولۃ عن رعیتہا والخادم راع فی مال سیدہ ومسئول عن رعیتہ وکلکم راع ومسئول عن رعیتہ ۱۲

[۳] وَاَمْرُہُمْ شُوْرٰی بَیْنَہُمْ ۱۲ سورۂ شوریٰ رکوع ۴—

[۴] ید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار ۱۲

[۵] قال سمعت رسول اللہ صلعم ورجل یسالہ فقال ارأیت ان کان علینا امراء یمنعونا حقنا ویسالونا حقہم فقال رسول اللہ صلعم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وانما علیکم ما حملتم ۱۲

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات کے وقت صرف ایک دینار نکلا جو سلطنت کے مال مین کا کسی تھیلی مین رہگیا تھا اور اسکو جھاڑتے وقت وہ باہر گر پڑا حضرت ابوبکر صدیق قبل خلافت تجارت کیا کرتے تھے جب خلیفہ ہوے اور خلافت کا کام سب اُن پر آپڑا تو اُن کے واسطے اور اُن کے متعلقین کی گذر اوقات کے لیے ایک مختصر سا وظیفہ مقرر کردیا گیا تھا اُس وظیفہ کے متعلق بھی قریب وفات انھون نے وصیت کی کہ ایک زمین کا ٹکڑا جو اُن کے پاس ہو اُسکو بیچکر اُسکی قیمت اُس مال کے بدلہ مین بیت المال مین داخل کردیجاے جو انھون نے مسلمانون کے مال سے لیکر اپنی ذات پر صرف کیا ہی۔

حضرت عمرؓ نے وقت وفات اپنے بیٹے عبد اللہ کو وصیت کی کہ مین مسلمانون کے مال مین سے جو اسّی ہزار درہم صرف کر ڈالے ہین وہ میری اولاد کے مال سے لیکر بیت المال مین داخل کر دیے جائین اور پھر بھی کمی رہے تو تمام آل خطاب کے مال سے کمی پوری کردیجاے۔

مسلمان کی محکومانہ سیرت و خصلت

(۱۶) مسلمان جب کسی بادشاہ کی رعیت ہوتا ہی تو کبھی وہ سرکشی و بغاوت پر آمادہ نہین ہوتا اور قانون ملک کے خلاف ورزی کو روا نہین رکھتا یہان تک کہ اگر بالفرض بادشاہ جابر و ظالم بھی ہو تب بھی وہ نہایت صبر و استقلال سے حتی الامکان اُسکے جبر و ظلم کو برداشت کرتا ہی خدا فرماتا ہی "مسلمانو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم مین سے صاحب حکومت ہین (اُنکا بھی) کہا مانو"[۱] بعض مسلمان عالمون نے حاکمون سے مسلمان حاکم مراد لیے ہین یہ بھی سہی لیکن خدا نے فرمایا ہی تم مین سے اس لفظ مین مسلمان حاکم بھی ہو سکتے ہین اور اہل کتاب بھی اسلیے کہ وہ بھی ہم ہی مین سے ہین اور حاکم موجودہ وقت بھی ہو سکتا ہی بہر حال قرآن مجید کے الفاظ عام ہین اُنمین کسی خاص شخص یا گروہ کی نام کے

---

[۱] یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج ۱۲ سورہ نساء رکوع ۸ -

صراحت نہین کی گئی ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بادشاہ ظل خدا ہی اگر وہ فرائض سلطنت کے اچھی طرح ادا کرے تو اسکو اجر ملے گا اور تمپر اُسکا شکر واجب ہی اور اگر وہ جبر و ظلم کرے تو اُسکا وبال اسکی گردن پر ہی اور تم پر صبر لازم ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان بادشاہ فارس کے عہد مین پیدا ہونے پر فخر کیا ہی اسی واقعہ کو سعدی رح نے اس شعر مین مثالاً بیان کیا ہی ؎

سزد گر بدورش بنازم چنان | کہ سید بدوران نوشیروان

ہم سب کو بھی نہایت خوش ہونا چاہیے اور ناز کرنا چاہیے کہ ہم ایک انصاف پسند علم دوست روشن ضمیر برٹش گورنمنٹ کے عہد معدلت مہد سے وابستہ ہین یہ ناز ہمکو ہرگز کسی خوشامد اور توقع کی بنیاد پر نہین ہی بلکہ صرف اس سبب سے ہی کہ ہم برٹش گورنمنٹ مین وہ سب صفتین عام طور پر پاتے ہین جو ہمارے مذہب کا ایک جزو ہین اور جو عرصہ دراز تک ہماری خصلت رہی ہین یعنے مذہبی آزادی مساوات حقوق حکومت کا تابع قانون ہونا کمال اور قابلیت کی قدر شناسی تمام رعایا کو ایک نظر دیکھنا اور سب سے بڑھکر یہ کہ مذہبی اتحاد مین انگریزون کا ہم سے قریب ہونا یہی سب وہ چیزین ہین جنھون نے مسلمانون کو برٹش گورنمنٹ کا زبردست حامی بنا دیا ہی قطع نظر اسکے ہندوستان جہان مسلمانون کی تعداد قریباً سات کرور اور دوسری قومون کی تعداد بیس پچیس کرور ہی یہان تو مسلمانون کی قومی ہستی کا قیام اور اُسکا باقی رہنا صرف برٹش سلطنت کے استحکام پر موقوف ہی ایسی حالت مین کیا مسلمانون کا برٹش گورنمنٹ پر ناز کرنا بیجا ہی اور کیا کسی ذلیل خوشامد پر محمول کیا جا سکتا ہی؟ کبھی نہین بقول نواب وقار الملک بہادر ہمارا یہ خیال ہی نہونا چاہیے کہ برٹش گورنمنٹ اور ہندوستانی رعایا (یعنے ہم) دو مختلف گروہ ہین نہین وہ دو مختلف گروہ نہین بلکہ دونون سے

مل کر ایک گورنمنٹ بنتی ہی سلطنت کے مقاصد اور رعایا کے مقاصد ایک ہین گورنمنٹ ہماری ہی اور ہم گورنمنٹ کے ہین اسی خیال او راسی اصول نے مسلمانون کو ہمیشہ گورنمنٹ کا دست و بازو ثابت کیا ہی مسلمانون نے اپنی جماعت مین سے بہترین فوجی دستون سے ہمیشہ برٹش ہندوستانی فوج کو تقویت دی ہی اور کبھی انکی وفاداری اور ثابت قدمی مین سرِمو فرق نہین آیا جب وقت پڑا ہی تو برٹش تاج کی حمایت مین مسلمانون نے خون کی ندیان بہائی ہین بقول نواب مولوی عزیز مرزا صاحب بالقابہ کیا مسلمان سرحد کی حفاظت مین کوئی حصہ نہین لیتے ؟ کیا خود اپنے بھائیون کے مقابل مین افغانستان اور مصر مین برٹش علم کے سایہ مین اکھٹا ہو کر نہین لڑتے ؟ کیا اس زمانہ مین ہمنے کبھی کوئی شورش (بعض ہندون کی طرح) گورنمنٹ کے مقابل مین پیدا کی ؟ بالکل نہین۔

(۱۷) مسلمان بدامنی اور فساد کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہی اور جب کبھی فتنہ و فساد کا سامنا ہوتا ہی تو وہ حکومت کو مردانگی کے ساتھ مدد دینے پر تیار رہتا ہی خدا فرماتا ہی اور[۱] فساد خونریزی سے بھی زیادہ سخت ہی دوسری جگہ فرمایا ہی "اور[۲] انتظام ملک کے درست ہوئے پیچھے اُس مین فساد نہ پھیلاو اور (عذاب کے) ڈر سے اور (فضل کی) امید پر خدا سے دعائین مانگتے رہو اسی مذہبی خصلت کا یہ اثر ہی کہ ہندوستان مین بدقسمتی سے انارکزم کی زہریلی ہوا جب سے چلنا شروع ہوئی ہی اسوقت سے مسلمانون نے برابر اپنے بچانے کی کوشش کی ہی کوئی ایک سمجھدار مسلمان بھی ہندوستان بھر مین ایسا نہ نکلے گا جسنے اس فعل کو نفرت اور غصہ کی نگاہ سے نہ دیکھا ہو اور اسکو ایک ذلیل وحشیانہ اور سفیہانہ حملہ نہ سمجھا ہو جبکہ ہندوستان مین بقول نواب مولوی عزیز مرزا صاحب آپس مین اتفاق ہی نہ پولٹیکل زور ہی نہ فوجی قوت ہی نہ امور سلطنت کا تجربہ ہی اور مین اتنا اور اضافہ کرون گا

---

[۱] وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ج سورہ بقر رکوع ۲۴ ۔

[۲] وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط ۱۲ سورہ اعراف۔ رکوع ۷ ۔

کہ نہ وہ زرق برق تیز دم شیطانی آلات جنگ و بیڑہ جہازات ہین۔ مالی وعلمی وہ قوت ہی تو پھر کس بوتے پر یہ حوصلہ کیا جاتا ہی کہ انگریزون کو ہندوستان کی حکومت سے بیدخل کیا جائے تھوڑی دیر کو فرض کرلو کہ اگر انگریز دل لگی کے طور پر کچھ دنون کے لیے ہندوستان کا ملک ہندوستانیون کو دیکر چلے جائین تو کیا چند ہی دنون مین عام تہلکہ برپا نہو جائے گا غنیم کا موقع پا کر حملہ کرنا تو درکنار یہان تو غنیم کے آنے سے پیشتر ہی ملک کا صفایا ہو جائے گا اور ایک دوسرے سے لڑجھگڑ کر آپس مین پہلے ہی کٹ مرینگے دیسی ریاستین بھی ہندون کی سوراج کی مثال ہین اور برٹش حکومت کے مقابل مین جو انکی حالت ہی وہ ظاہر ہی حالانکہ وہان بھی برٹش گورنمنٹ ہی کا زبردست ہاتھ ناخدائی کر رہا ہی مگر بقول مولوی صاحب ممدوح اگر آج رزیڈنٹ اور پولٹیکل ایجنٹ سب ریاستون سے اُٹھا لیے جائین اور حکمران بالکل خود مختار کر دیے جائین تو ایک دو ریاستون کے سوا ہر جگہ عجیب عجیب تماشے نظر آئین اور دنیا کی ترقی بالکل اُلٹ جائے اور پھر جھک مار کر انگریزی حکومت ہی کی پناہ مین لینی پڑے

مسلمان کی ذاتی سیرت وخصلت

(۱۸) مسلمان زندگی کو ایک میدان جنگ اور آزمائش گاہ جانتا ہی اور سخت سے سخت محنت اور مصیبت بھگتنے کو ہر وقت تیار رہتا ہی وہ دیکھتا ہی کہ دنیا کی تمام قومین علم مین قابلیت مین ہنر مین عزت مین دولت مین ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہتی ہین اور رات دن اسی تگ و دو اور جد و جہد مین مشغول رہا کرتی ہین یہی حال ایک آدمی کا دوسرے آدمی کے مقابل مین ہی کچھ شک نہین کہ جو شخص محنت و مشقت کے لیے ہر وقت تیار رہے گا اور اپنے فرائض سے کسی وقت غافل نہو گا اور صحیح ذریعون کو عمل مین لانے کے لیے سرگرم رہے گا وہی سب پر غالب آئیگا اور آخیر مین اُسی کے ہاتھ میدان رہیگا جو شیر دل قوم بلند ہمتی اور عالی حوصلگی سے کام لے گی اور

لوگون کی ملامت وخلل اندازی سے بے پرواہ رہکر زندگی کے میدان مین قدم زن ہوگی جس قوم کے سینون مین زمانہ ہجرت کی پہلی صدی کا سا جوش بھرا ہوگا جو قوم اپنے فرائض کو خدا کی آزمایش سمجھکر انجام دیگی وہی سیدھی منزل مقصود پر پہونچے گی خدا فرماتا ہی[1] مسلمانو) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ (مزے سے) بہشت مین داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تمکو ان لوگون کی سی حالت پیش نہین آئی جو تم سے پہلے گذر چکے ہین انکو سختیان بھی پہونچین اور تکلیفین بھی اُٹھانی پڑین اور (خوب) جھڑ جھڑائے (بھی) گئے یہانتک کہ پیغمبر اور جو لوگ ایمان دار اُنکے ساتھ تھے چلا اُٹھے کہ (آخر) خدا کی مدد (پہونچنے) کا کوئی وقت بھی (مقرر) ہی سنبھلو سنبھلو اللہ کی مدد (کا وقت) قریب آپہونچا ہی-

(۱۹) مسلمان پانچ چیزون کو غنیمت جانتا ہی اور اُنکی قدر کرتا ہی اور انکو بے فائدہ کبھی ضائع نہین کرتا اول جوانی - دوم تندرستی - سوم فراغت - چہارم دولتمندی - پنجم زندگی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[2] بڑھاپے سے پہلے جوانی کو بیماری سے پہلے تندرستی کو مشاغل سے پہلے فراغت کو اور مفلسی سے پہلے خوشحالی کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو-

(۲۰) مسلمان اپنی عزت آپ کرتا ہی اور اپنے کو بہترین انسان اور خیر خواہ خلائق جانتا ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی، تم[3] مسلمان سب سے بہتر ہو کہ اچھے (کام کرنے) کو کہتے ہو اور بُرے (کامون) سے منع کرتے ہو اپنی عزت آپ کرنے کا مطلب یہ ہی کہ مسلمان کبھی کوئی بات یا کوئی کام ایسا نہین کرتا جو اُسکو لوگون مین حقیر و ذلیل بنادے یا خود اُسکا دل اسکو ملامت کرے یہ مطلب نہین ہی کہ مسلمان مغرور اور متکبر ہوتا ہی غرور اور اترانا یعنے دوسرے آدمی کو اپنے مقابل مین حقیر سمجھنا

---

[1] ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول و الذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ۱۲ سورہ بقر رکوع ۲۶—

[2] اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وفراغک قبل شغلک وغناک قبل فقرک وحیاتک قبل موتک ۱۲

[3] کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ۱۲ سورہ آل عمران رکوع ۱۱—

تو ایک کمینہ پن ہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ[1] شخص جنت مین داخل نہوگا جسکے دل مین ذرہ برابر غرور ہو ایک شخص نے کہا کہ ہر ایک آدمی اچھے لباس اور عمدہ جوتہ کو پسند کرتا ہی (اسنے اپنے نزدیک اسکو غرور سمجھا) آپ نے فرمایا خدا جمیل ہی اور جمال کو پسند کرتا ہی (یعنے غرور اسکا نام نہین، غرور تو یہ ہی کہ آدمی ناحق کو حق ثابت کرے اور لوگون کو حقارت سے دیکھے۔

(۲۱) مسلمان ہمیشہ صاف ستھرا رہتا ہی اور اپنے گھر کو اپنے جسم کو اپنے دل کو اپنی زبان کو ہمیشہ نجاست و گندی باتون سے پاک رکھتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی پاکیزگی ایمان کا[2] ایک حصہ ہی خدا فرماتا ہی مراد[3] کو پہونچا وہ شخص جسنے برے اور ناپاک جذبون سے اپنے دل کو پاک کیا اور تباہی مین پڑا وہ جسنے اسکو بدی مین آلودہ کیا۔

(۲۲) مسلمان اپنی صحت اور تندرستی کی سخت حفاظت کرتا ہی اور دنیا کی کسی ایک نعمت کو تندرستی کی نعمت سے بڑھکر نہین سمجھتا اسلیے کہ صحت و تندرستی ہی پر جسمانی خوبصورتی اخلاق کی پاکیزگی اور تمام دنیا کی ترقیون کا اور لذتون کا مدار ہی بیمار آدمی نہ کچھ کام کرسکتا ہی نہ کوئی لذت اسکو مزا دیتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ معدہ جسم کا حوض ہی اور عروق اس سے ملے ہوے ہین اگر معدہ صحیح رہے گا تو تمام عروق وغیرہ بھی درست رہین گے اور اگر معدہ خراب ہوا تو عروق کی حالت بھی خراب ہو جائے گی یعنے تمام جسم کی صحت معدہ کی صحت پر موقوف ہی۔

(۲۳) مسلمان نامہذب وضع اور پریشان صورت کبھی نہین رہتا زید[4] بن اسلم عطا بن یسار کی

---

[1] لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنۃ قال اللہ جمیل ویحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس ۱۲ [2] الطہارۃ نصف من الایمان ۱۲ [3] قد افلح من زکاہا وقد خاب من دساہا ۱۲

[4] عن زید بن اسلم ان عطاء بن یسار اخبرہ قال کان رسول اللہ صلعم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحیۃ فاشار الیہ رسول اللہ صلعم ان اخرج فاصلح راسک ولحیتک ففعل ثم رجع فقال رسول اللہ صلعم الیس ہذا خیرا ان یاتی احدکم ثائر الراس کانہ شیطان ۱۲

زبانی نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے کہ ایک شخص جسکے موے سر اور داڑھی
کے بال بہت پریشان اور خراب حالت مین تھے آیا آپ نے اسکو دیکھکر اشارہ کیا کہ مسجد سے باہر
جا اور بال و سر کو درست کر چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب وہ سب طرح درست ہو کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ حالت بہتر نہین ہی بہ نسبت اسکے کہ تم مین سے ایک شخص ایسی پریشان
حالت بنائے ہوئے آئے کہ گویا وہ شیطان ہی۔

(۲۴) مسلمان ہمیشہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہی اور اپنی رائے مین پورا آزاد ہوتا ہی
خدا فرماتا ہی جو اگلون نے کمایا وہ انکے لیے اور جو تم کماؤ وہ تمہارے لیے[۱] دوسری جگہ فرماتا ہی
مردون کا حصہ جو وہ کمائین اور عورتون کا حصہ جو وہ پیدا کرین[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ تم اپنے دنیا کے معاملات کو خوب سمجھتے ہو[۳] یعنی دنیاوی معاملات کا مدار خود تمہاری رائے پر موقوف ہی

(۲۵) مسلمان اہم معاملات اور قومی و ملکی کامون مین ہمیشہ میجارٹی یعنے اتفاق رائے
پر عمل کرتا ہی اور اُسکے خلاف کام کرنے کو باعث ہلاکت اور گناہ سمجھتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کثرت رائے پر عمل کرو[۴] جو اُس سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ مین گیا آپ نے فرمایا ہی کہ
گروہ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑو[۵] اسلیے کہ بھیڑیا اُسی بکری کو کھاجاتا ہی جو ریوڑ سے
الگ ہو جاتی ہی۔

---

۱ لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ۱۲

۲ للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن ۱۲ سورۂ نساء رکوع ۵

۳ انتم اعلم بامور دنیاکم ۱۲ مشکوٰۃ

۴ اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار ۱۲

۵ علیکم بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ۱۲ رواہ النسائی عن ابی الدرداء ۱۲

(۲۶) مسلمان کبھی گمان اور وہم وشک پر عمل نہین کرتا جب تک کہ کسی بات کی پوری تحقیق نہ کر لے مسلمان کے نزدیک یقین کو یقین ہی زائل کر سکتا ہی جو مثل پہلے یقین کے ہو خدا فرماتا ہی[1] کہ اٹکل سچائی کے سامنے کچھ بکار آمد نہین ہے

(۲۷) مسلمان کے نزدیک یقین کے قابل وہی چیزین ہین جنکا علم محسوسات اور مشاہدہ کے ذریعہ سے حاصل ہو مسلمان کبھی لوگون کے خیالی یا وہمی اعتقادون یا باتون پر بھروسہ نہین کرتا خدا فرماتا ہی[2] تم لوگون کے (سننے کے) لیے کان (دیکھنے کے لیے) آنکھین (سمجھنے کے لیے) دل بنائے تاکہ تم (اس کا) شکر کرو یعنے تم اُن چیزون سے کام لو جب کسی بات کو سنو تو اسکی آنکھون کے مشاہدہ کے ذریعہ سے اسکی تحقیق کرو اگر وہ مشاہدہ مین نہ آسکے تو سمجھ سے کام لو خدا نے کافرون کو اسی بات پر ملامت کی ہی جیسا کہ فرمایا[3] اُنکے دل ہین مگر اُن سے سمجھنے کا کام نہین لیتے اور اُنکی آنکھین ہین (مگر) اُنسے دیکھنے کا کام نہین لیتے اور ان کے کان بھی ہین (مگر) اُنسے سننے کا کام نہین لیتے (غرض) یہ لوگ چارپایون کے مثل ہین بلکہ اُنسے بھی گئے گذرے ہوے یہی وہ (لوگ) ہین جو بالکل بے خبر ہین۔

(۲۸) مسلمان مردم شناس ہوتا ہی اور فراست مین خاص ملکہ رکھتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[4] ایماندار آدمی کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدا کی روشنی مین ہر چیز کو دیکھتا ہی بلا شبہ فراست کا علم بھی ایک بڑی چیز ہی اول تو ہر آدمی کے جسم کی ساخت جدا جدا ہی اور اُسی ساخت کے مطابق

---

[1] اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ۲۷ سورہ نجم ع ۱۔

[2] جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۱۴ سورہ نحل ع ۱۱۔

[3] لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۹ اعراف ع ۲۲۔

[4] عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلعم اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور اللہ تعالی ثم قرا ان فی ذلک لآیات للمتوسمین ۱۲

آدمی سے افعال صادر ہوتے ہین چنانچہ ڈاکٹری تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ظالم اور رحم دل آدمی کی کھوپڑی کی بناوٹ بالکل جدا ہوتی ہے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نیک بخت ماں کے پیٹ سے نیک بخت پیدا ہوتا ہے اور بدبخت ماں کے پیٹ سے بدبخت پیدا ہوتا ہی علاوہ اسکے جو لوگ علم فراست کے ماہر ہوتے ہین وہ آدمی کے چہرہ کے تغیرات اعضا کے حرکات و سکنات آنکھ نگاہ کے انداز لب و لہجہ کے آثار و چڑھاؤ سے اُسکے دلی خیالات کا پتہ لگا لیتے ہین شرم و حیا غیض و غضب پیار و محبت جوش و اُمنگ بے پروائی و افسردگی خوشی و بشاشت رنج و غم یہانتک کہ رشک و حسد نفرت و رغبت زندہ دلی اور مردہ دلی ان سب باتون کا پتہ ایک آدمی چہرہ کی تغیر یا نگاہ کے انداز سے لگ سکتا ہے اگر آدمی کی آنکھ سیدھی ہوئی اور اندازہ شناس ہے شرم کے وقت نگاہ کا بیساختہ نیچا ہو جانا جسم پر آجانا چہرہ پہ خون کی سرخی کا دوڑ جانا جسم کا سٹنا یا مثلاً غصہ مین نگاہ کا تیز ہو جانا پیشانی کا اوپر چڑھ جانا آنکھون کے ڈورون کا سرخ ہو جانا پیشانی کا پسینہ سے تر ہو جانا یہ سب باتین بجائے خود ایک علم ہین جسکی نگاہ جسقدر باریک بین اور آنکھ سیدھی ہوئی ہوگی اُسی قدر وہ شخص مردم شناس ہوگا اور لوگون کے دلون کا بھید ٹٹول لیگا۔

(۲۹) مسلمان ایک بار دھوکا کھا کر پھر دھوکا نہین کھاتا آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص ایماندار بھی ہو اور پھر ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ ڈسا جائے یعنے مسلمان پر ایک بات تجربہ ہو جانے کے بعد پھر اُسکے خلاف عمل نہین کرتا عرب کی ایک مثل ہے جسنے تجربہ کی ہوئی بات کا پھر تجربہ کرنا چاہا اُسکو سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہوگا۔

سلہ السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ ۱۲

سلہ لایلدغ المومن من حجر واحد مرتین ۱۲

سلہ من جرب المجرب حلت بہ الندامہ ۱۲

(۳۰) مسلمان کبھی بزدل نہین ہو جانتا ہی کہ عـ نامردی و مردی قدمی فاصلہ دارد
جب کوئی مصیبت سر ہی پر آپڑتی ہی تو وہ مثل فولاد کے ہوتا ہی اور جب اسکو مجبوراً لڑنا پڑتا ہی تو
وہ مثل ایک مضبوط دیوار کے ہوتا ہی جیسا کہ خدا نے فرمایا ہی گویا کہ وہ[1] ایک گچ کی ہوئی دیوار ہین
حضرت علی کرم[2] اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے قسم ہی اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین ابن ابی طالب کی جان ہی
مجھپر سو ضرب شمشیر آسان ہین بہ نسبت اسکے کہ مین بستر پر ایڑیان رگڑ کر جان دون۔
(۳۱) مسلمان متین و بردبار ہوتا ہی وہ کبھی نفع کے موقع پر جامہ سے باہر نہین ہوتا اور کبھی
کسی نقصان پر مایوس ہو کر ہمت نہین ہارتا خدا فرماتا ہی کہ "کوئی[3] چیز تمھارے (ہاتھ سے) جاتی رہے
تو اُسکا رنج نہ کرو اور کوئی نعمت (جو) خدا اُنکو عنایت کرے تو اُسپر زیادہ خوشی کا اظہار نکرو۔
(۳۲) مسلمان میانہ روی کو کبھی نہین چھوڑتا اور افراط اور تفریط سے ہمیشہ الگ رہتا ہی اور
خدا سے بھی یہی دعا کیا کرتا ہی کہ "اے[4] خدا ہمکو سیدھی راہ دکھا، جو نہ افراط کی طرف مائل ہو اور نہ تفریط
کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[5] ہی تمام کامون مین بہتر کام وہ ہین جن مین افراط اور تفریط
دونون باتین نہون۔
(۳۳) مسلمان جب تک کسی کام کرنے پر تُل نہین جاتا اُسوقت تک وہ اپنے راز اور ارادہ
کو کسی پر ظاہر نہین کرتا بقول ایک یورپین شاعر کے جتنے اندوہناک لفظ زبان یا قلم سے نکلتے ہین
اُن سب مین زیادہ رنج پہونچانے والے الفاظ یہ ہین کہ "یہ ہو سکتا ہی" خداوند تعالی نے فرمایا ہی

---

[1] كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۱۲ سورہ صف ع ۱۔
[2] والذی نفس ابی طالب بیدہ لالف ضربۃ بالسیف اہون علیّ من موتۃ علی فراش ۱۲
[3] لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ ط ۱۲ سورہ حدید ع ۳۔
[4] اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۱۲ سورہ فاتحہ
[5] خیر الامور اوسطها ۱۲

وہ[1] دوڑ پڑتے ہین اچھے کامون مین سے

من نمی گویم زیان کن یا بفکر سود باش — اے ز فرصت بیخبر در ہرچہ باشی زود باش

(۳۴) مسلمان اپنی ضروریات زندگی کو زیادہ نہین بڑھاتا اور اپنی چادر دیکھکر پانون پھیلاتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[2] بنی نوع انسان کے لیے سوائے ان چیزون کے اور کوئی چیز ضروری نہین ہی رہنے کے لیے گھر ستر ڈھانکنے کے لیے کپڑا اور روٹی پانی کے لیے برتن اسکا مطلب یہ ہی کہ آدمی غیر ضروری چیزون کا اپنے کو عادی نہ بنائے جیسا کہ آجکل فیشن پرستون نے فیشن کو لازمۂ زندگی ٹھہرالیا ہی اور ہزارون روپیہ فضول اسمین برباد کیے جاتے ہین خصوصًا ہم مسلمانون کی قوم کو فیشن پرستی نے مبتلاے مصیبت کر رکھا ہی۔

دنیا مین جس قوم نے اپنی ضروریات زندگی کو بڑھایا ہی اور عیش و تنعم مین پڑ گئی ہی وہ کبھی مٹے بغیر نہین رہی قومون کی ترقی و تنزل اور اقبال و ادبار مین سامان عیش کی قلت و کثرت کو بڑا دخل ہی ہان جسکو خدا نے ہر طرح کی فارغ البالی دی ہو اور صرف کرنے کو کافی روپیہ موجود ہو ایسا شخص اگر خدا کے اظہار نعمت کے طور پر اچھی چیزون کو موقع اور محل پر استعمال کرے تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ داخل تہذیب و شائستگی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی خدا[3] اس بات کو پسند کرتا ہی کہ وہ اپنے بندہ پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔

(۳۵) مسلمان اپنے مال کی حفاظت اپنی جان کے برابر کرتا ہی اور اُسکے بچانے مین مرجانے کو شہادت جانتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا[4] ہی کہ اگر تو اپنے مال کے پیچھے مار ڈالا جا

---

[1] وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۱۲ آل عمران ع ۱۲۔

[2] لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصائل بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ وجلف الخبز والماء ۱۲

[3] ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲

[4] عن ابی ہریرۃ رضہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلعم فقال یا رسول اللہ ارأیت ان جاء رجل یرید اخذ مالی قال فلا تعطہ

تو تو شہید ہی مسلمان کبھی اپنے مال کو احمقون کے سپرد نہین کرتا خدا نے فرمایا ہی اپنا مال[له] احمقون کے سپرد نہ کرو جسکو خدا نے تمھارے لیے (ایک طرح کا) سہارا بنایا ہی مسلمان کبھی فضول خرچ نہین ہوتا خدا فرماتا ہی (دولت[عه]) کے بیجا اُڑانے والے شیطانون کے بھائی ہین

ایک عالم کہتا ہی کہ اگر ایک آدمی کی آمدنی سالانہ بیس روپیہ ہو اور اُسکا سالانہ خرچ انیس روپے پونے سولہ آنے ہو تو اُسکا نتیجہ خوشی ہوگا اور اگر اسکی آمدنی بیس روپیہ اور خرچ بیس روپیہ اور ایک پیسہ تو یہ سمجھ لو کہ اسکا نتیجہ مصیبت ہوگا حالانکہ دونو آدمیون کے خرچ مین صرف دو ہی پیسہ کا فرق ہی دوسرا عالم کہتا ہی کہ دنیا مین دو قسم کے آدمی ہین پیسہ بچانے والے اور پیسہ خرچ کرنے والے جو لوگ پیسہ بچانے والے ہین انھین لوگون کی بدولت ہزارون عالیشان مکان ہزارون کارخانے سیکڑون پُل سیکڑون جہاز بلکہ اتنا اضافہ اور کرنا چاہیے کہ سیکڑون قومی فلاح کے کام اہل خاندان کی پرورش وغیرہ ظہور مین آتی ہی اور دنیا کی رونق ہی برخلاف انکے جو لوگ خرچ کرنے والے ہین وہ پیسہ بچانے والون کے ہمیشہ غلام رہتے ہین اور رہینگے یہ قانون قدرت ہی کہ ایسا ہی ہوگا۔

(۳۶) مسلمان اُن مقامات مین جانے سے حتی الامکان پرہیز کرتا ہی جہان امراض وبائیہ وغیرہ کا دور دورہ ہو ایک[عه] مرتبہ ملک شام مین طاعون پھیلا حضرت عمرؓ نے یہ حالت دیکھکر مدینہ کی طرف روانگی کا قصد کیا امیر ابو عبیدہ نے پوچھا۔ کیا آپ تقدیر الٰہی سے بھاگتے ہین؟" آپ نے فرمایا "ہان مگر تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی کی طرف"، اُنھون نے کہا کہ کیا تقدیر الٰہی سے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶ - یا لک قال ارأیت ان قاتلنی قال قاتلہ قال ارأیت ان قتلنی قال فانت شہید قال ارأیت ان قتلتہ قال فہو فی النار

له وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا ۱۲ سورہ نساع ۱۔

عه اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ ط ۱۲ سورہ بنی اسرائیل ع ۳۔

عه قال ابو عبیدہ رضہ لعمر رضہ حین کرہ الطواعین الشام ورجع الی المدینۃ افر من قدر اللہ؟ قال نعم الی قدر اللہ فقال لہ اینفع الحذر من القدر؟ فقال لسنا ممّا ہناک فی شئ ان اللہ لا یامر بالا ینفع ولا ینہی عما لا یضر وقد قال تعالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۱۲ سورہ بقر ع ۲۴ - وقال تعالیٰ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ۱۲ سورہ نساع ۱۰۔

بھاگنا کچھ فائدہ مند ہو سکتا ہی؟ آپ نے فرمایا کہ خدا کبھی کوئی حکم ایسا نہین دیا کرتا جسمین کچھ فائدہ نہو اور کبھی کسی چیز سے خدا نہین روکتا جبتک کہ اُسمین کوئی نقصان اور ضرر نہو خدا فرماتا ہی اپنے ہاتھون آپ کو ہلاکت مین نہ ڈالو پھر خدا فرماتا ہی کہ "مسلمانو اپنے احتیاط (اور ہوشیاری) رکھو۔

(۳۷) مسلمان ہمیشہ تہمت لگنے کے مواقع سے دور رہتا ہی اور اپنی دامن عزت پر دھبہ نہین لگاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی [۱] تہمت کی جگھون سے بچو۔

(۳۸) مسلمان کبھی لڑائی جھگڑے کی بات پسند نہین کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی [۲] کوئی قوم جسکو خدا نے سیدھا راستہ دکھایا ہو اُسوقت تک گمراہ نہین ہوئی جب تک کہ اُن مین خصومت کی باتین اور جھگڑے شروع نہین ہوئی۔

(۳۹) مسلمان کسی مسلمان کو کبھی بھول کر بھی کافر نہین کہتا مسلمان کے نزدیک بدتر سے بدتر برائی اور دل کو کلپا دینے والی کوئی گالی مسلمان کو کافر کہنے سے زیادہ نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی [۳] کہ کوئی شخص کسی شخص پر فسق اور کفر کی تیرون کی بوچھار نہ کرے اسلیے کہ اگر حقیقت مین وہ شخص خدا کے نزدیک ایسا نہین ہی تو یہ کفر خود اُسکے مُنھ پر مارا جائے گا امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین کہ اگر کسی شخص مین ستر باتین کفر کے مانند پائی جائین اور ایک بات اسلام کی تصدیق کرتی ہو تو ہم اسکو کبھی کافر نہ کہین گے۔

درحقیقت جو شخص ذرا بھی خدا سے ڈرتا ہی وہ ایسے شخص کی نسبت جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی کسطرح کفر کا فتوی دیسکتا ہی۔ یہ تو ایک انتہا درجہ کا خطرناک فعل ہی گویا معاذ اللہ ایک مسلمان کی آخرت کی نسبت ہمیشہ ہمیشہ دوزخ مین رہنے کا حکم لگاتا ہی اور دنیا مین اُس مسلمان کا خون بہانا اور

---

[۱] اتقوا مواضع التہم ۱۲
[۲] ما ضل قوم بعد ان ہداہم اللہ تعالی الا اوتوا الجدل ۱۲
[۳] لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ ابو ذر مرفوعا ۱۲

مال لے لینا وہ جائز سمجھتا ہے اور ایک مسلمان عورت کا نکاح اُسپر حرام ٹھہراتا ہے اور تمام اسلامی احکام سے اسکو زندگی مین اور بعد مرنے کے خارج کرتا ہے استغفر اللہ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر مین ہزار کافرون کو کافر نہ کہنے مین خطا کر جاؤن یہ اُس سے بہتر ہے کہ مین ایک مسلمان کو کافر کہنے کا وبال اپنی گردن پر لون۔ افسوس لوگون نے ایک دوسرے کو کافر کہنا اور کفر کا فتویٰ دینا ایسا آسان کرلیا ہے کہ وہ ایک ایماندار کی نگاہ مین تنکس اور پتنگ کے کاغذ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا بڑے سے بڑے امام بڑے سے بڑے مجتہد اور بڑے سے بڑے عالم کو بھی لوگون نے کافر بنانے مین دریغ نہین کیا انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو خارجیون نے کافر بنا دیا امام ابوحنیفہ رح کو بعض نے بدعتی اور بعض نے کافر کہا امام شافعی کو ابلیس سے زیادہ ضرر رسان ٹھہرایا امام مالک رح کی مشکین باندھکر اُنکے ہاتھ بازو سے اُکھاڑ دیے امام حجۃ الاسلام غزالی کو کافر کہا اور اُنکی کتاب احیاء العلوم اکیس مرتبہ آگ مین جلائی گئی اگر ایسے لوگون کی فہرست بنائی جائے تو ایک بڑی ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔

(۴۰) مسلمان ہمیشہ اپنی زبان کو بدبات سے پاک رکھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار[لہ] آدمی طعنہ نہین دیتا لعنت نہین کرتا فحش نہین بکتا زبان درازی نہین کرتا مسلمان آدمی جب بات کرتا ہے تو سنجیدہ جو لفظ مُنھ سے نکالتا ہے وہ شایستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار[سلہ] آدمی کی زبان اُسکے دل کے پیچھے رہتی ہے جب بات کرتا ہے تو پہلے دل مین سوچ لیتا ہے اور منافق کی زبان دل سے آگے رہتی ہے بے سوچے سمجھے

لہ لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی ۱۲ نسائی بروایت ابن عباس

سلہ احیاء العلوم بروایت خرائطی عن حسن بصری ۱۲

جو چاہتا ہی وہ بک دیا کرتا ہی۔

(۴۱) مسلمان گفتگو مین مبالغہ سے کام نہین لیا کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۱] خبردار رہو ہلاک ہوئے مبالغہ کرنے والے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

(۴۲) مسلمان کبھی بے دردی کے ساتھ اپنا وقت ضائع نہین کرتا اور عمدہ موقعون کو کبھی ہاتھ سے نکل جانے نہین دیتا کیونکہ وہ سمجھتا ہی کہ جو فائدے اور نعمتین اور برکتین بے پروائی اور کاہلی سے ضائع کردیجاتی ہین وہ پھر کبھی واپس نہین آتین اگر وہ ضائع نہ کیجاتین تو نہ صرف اُسی کی ذات کو فائدہ پہونچتا بلکہ کتنے ہی لوگ اور اُسکی قوم کے افراد کامیاب ہوتے اور بآرام زندگی بسر کرسکتے خدا فرماتا ہی[۲] جو شخص ایسا نالائق ہو کہ خدا اُسکو ایک نعمت دے اور وہ اُس نعمت کو اپنے پاس آئے پیچھے بدل ڈالے تو خدا کی مار بڑی سخت ہی۔

(۴۳) مسلمان اپنے پڑوسیون کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتا ہی اور اُسکو ادنی ایذا پہونچانے کا روادار نہین ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی[۳] قسم خدا کی جس شخص کا پڑوسی اُسکی ایذاؤن سے امن مین نہین ہی وہ ایماندار نہین ہی۔

(۴۴) مسلمان دوسرون کے لیے آسانیان پیدا کرتا ہی دشواریان نہین پیدا کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی اشعریؓ اور معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا[۴] تم آسانیان پیدا کرنا نہ دشواریان لوگون کو خوش کرنا انکو نفرت نہ دلانا۔

(۴۵) مسلمان اپنی جان کو بلا فائدہ کبھی مشقت مین نہین ڈالتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] الاہلک المتنطعون ۱۲

[۲] ومن یبدل نعمۃ اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب ۱۲ سورہ بقرع ۲۶۔

[۳] واللہ لا یومن الذی لا یامن جارہ بوائقہ ۱۲

[۴] یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا ۱۲

فرمایا ہی اپنی[1] جانون پر سختی نہ کرو اگر ایسا کروگے تو خدا بھی تمپر سختی کریگا۔

(۴۶) مسلمان سے اگر کوئی برا کام اتفاقاً ہوجاتا ہی تو وہ فوراً اسکے بعد ہی اچھے کام سے اسکا معاوضہ کردیتا ہی اسلیئے کہ خداوند تعالی فرماتا ہی اچھے[2] کام برائیون کو مٹادیتے ہین۔

مسلمان کی خانگی زندگی اور اسکی سیرت وخصلت

(۴۷) مسلمان اپنے مان باپ کا سچا فرمان بردار ہوتا ہی خدا فرماتا ہی (لوگو[3]) اُس (خدا) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور مان باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور اگر تیرے والدین مین سے ایک یا دونون تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچین تو اُنکے آگے تو ہون بھی نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور اُنسے (کچھ) کہنا سننا ہو تو ادب کے ساتھ کہنا اور محبت سے ازراہ خاکساری اُنکے آگے اپنے کو جھکائے رکھنا اور اُنکے حق مین دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جسطرح انھون نے مجھ چھوٹے سے کو پالا ہی اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہین اُسی طرح تو بھی اُنکے حال پر رحم کرنا ایک شخص[4] نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ والدین کا اولاد پر کیا حق ہی آپ نے فرمایا وہی تیرے جنت و دوزخ ہین۔ ایک شخص[5] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بعد وفات بھی والدین کا کچھ حق ہی آپ نے فرمایا ہان اُن کے لیے دعا اور استغفار کرنا اُنکے معاہدون کو

---

[1] لاتشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم ۱۲

[2] اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۱۲ سورہ ہود ع ۱۰۔

[3] وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ط وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ط سورہ بنی اسرائیل ع ۳۔

[4] عن ابی امامۃ ان رجلا قال یارسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدہما قال ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجہ ۱۲

[5] عن ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلعم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یارسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیٔ ابرہما بعد موتہما قال نعم الصلوٰۃ علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلۃ الرحم التی لاتوصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ ابوداؤد ۱۲

پورا کرنا اور انکے متوصلون سے صلۂ رحم کرنا اور انکے دوستون کا اکرام کرنا اسلام نے مان کا درجہ
باپ سے تین گنا زیادہ رکھا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ[1] جنت تمھاری ماؤن کے
قدمون کے نیچے ہی اسمار بنت ابی بکر کی مان اُنسے ملنے کو آئین تو انھون نے آنحضرت سے پوچھا
کہ وہ مشرک ہین مین اُنسے ملون اور کچھ انکو دون یا ندون آپ نے فرمایا صلۂ رحم کر خدا فرماتا ہی کہ اگر
وہ دونون اس بات پر زور ڈالین کہ تو اُس چیز کو میرے ساتھ شریک جسکا تجکو علم نہین (یعنے وہ
تجکو مشرک بنانا چاہین) تو تو انکا کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ
کسی شخص کے مان باپ عیسائی ہون اور وہ گرجا مین جانا چاہین لیکن بڑھاپے کی وجہ سے چل نہ سکتے
ہون تو اولاد پر لازم ہی کہ انکو اپنے دوش پر سوار کر کے گرجا تک پہونچا آئے۔

(۴۸) مسلمان کی زندگی اپنی بی بی کے ساتھ نہایت فرحت انگیز اور سچی خوشی اور پاک
عشق و محبت کی تصویر ہوتی ہی مسلمان دنیا کی چیزون مین سب سے زیادہ عورت خوشبو اور نماز
اور گھوڑی کو عزیز رکھتا ہی اور یہی چیزین اُسکی خوش گزران زندگی کی سرمایہ ہوتی ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے[2] فرمایا ہی کہ سب سے زیادہ محبوب چیز مجکو دنیا مین عورت خوشبو اور میری
آنکھ کی ٹھنڈک یعنے نماز ہی آنحضرت کو بعد عورت کے گھوڑا سب سے زیادہ عزیز تھا
مسلمان حقوق مین عورتون اور مردون کو برابر سمجھتا ہی اور انکے حقوق کا لحاظ رکھتا ہی
خدا فرماتا ہی جیسا کہ حق مردون کا عورتون پر ہی ویسا ہی حق عورتون کا مردون پر ہی (یعنے) حق
مین دونون برابر ہین صرف درجہ کا فرق ہی۔
مسلمان اپنی بی بی کو ایک بیش بہا سرمایہ سمجھتا ہی اور اُسکی عزت و حفاظت مثل اپنی دولت کے

[1] الجنة تحت قدم امهاتکم ۱۲
[2] عن انس قال قال رسول اللہ صلعم حبب لشئی من الدنیا النساء و الطیب وجعل قرة عینی فی الصلوة رواه النسائی
وزاد و لم یکن احب الی رسول اللہ صلعم بعد النساء من الخیل ۱۲

کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کل[1] دنیا سرمایہ ہی اور تمام سرمایون سے بہترین سرمایہ وہ عورت ہی جسمین صلاحیت ہو آپ نے فرمایا ہی[2] نے دوچاہنے والون مین نکاح سے بڑھکر عمدہ تعلق نہین دیکھا آپ نے فرمایا[3] سب مین کامل ایماندار وہ شخص ہی جو نہایت خوش خلق ہو اور اپنی بی بی کے ساتھ لطف و زندہ دلی کے ساتھ پیش آئے آپ نے فرمایا ہی کہ[4] نیکی کرتے رہو اپنے برابر کے رفیق سے نان نفقہ حسن معاشرت خوش طبعی تعلیم عدل و اعتدال کا برتاؤ اور بری بات پر تنبیہ کرنا یہ سب باتین حقوق زوجیت مین شامل ہین مسلمان کبھی ان باتون سے چشم پوشی نہین کرتا آنحضرت صلی اللہ[5] علیہ وسلم نے عورت کو برا کہنے اور منھ پر مارنے سے ممانعت کی ہی اور حکم دیا ہی کہ اگر کسی ناخوشی کی وجہ سے مرد علیحدہ رہنا چاہے تو گھر مین ہی جدا رہی گھر سے باہر نہ جائے عورت کے قرابتدارون سے مہربانی کا برتاو رکھے مسلمان کبھی شریف نیک چلن بی بی پر ذلیل و حقیر عورت کو ترجیح نہین دیتا نہ انکی طرف رخ کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی بچو[6] اس سبزہ زار سے جو گھورے پر اگا ہو عورت کے ساتھ خوش خلقی کے یہ معنی نہین ہین کہ اسکو ایذا نہ دیجائے بلکہ اگر عورت سے ایذا پہونچے تو اسکو برداشت کیا جائے مسلمان اس معاملہ مین ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرتا ہی اور اپنی بی بی کے بیجا غصہ سے درگذر کرتا ہی۔

(۹۳) مسلمان عورت اپنے شوہر کی خیرخواہ اسکی چاہنے والی اور مطیع ہوتی ہی اور اپنی عصمت

ف۱ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم الدنیا کلها متاع و خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة رواہ مسلم ۱۲

ف۲ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم لم تر للمتحابین مثل النکاح ۱۲

ف۳ عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلعم ان من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله رواہ الترمذی ۱۲

ف۴ والصاحب بالجنب ۱۲ احیاء العلوم

ف۵ ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت رواہ احمد ۱۲ مشکوة

ف۶ ایاکم وخضراء الدمن ۱۲ احیاء العلوم

اور شوہر و اولاد کے عزت کی محافظ ہوتی ہی بغیر اجازت شوہر باہر نہین جاتی اپنے شوہر کے راز کو پوشیدہ رکھتی ہی اُسکے مال کی نگہبان رہتی ہی اور اپنی صفائی جسم و لباس و شستگی اور زیب و زینت سے شوہر کے مسرت کو بڑھاتی ہی شوہر کی برائی دوسرے کے سامنے کرنا گوارا نہین کرتی شوہر کے قرابت دارون کے ساتھ مہربانی سے پیش آتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو عورت[۱] مرجائے اور اسکا شوہر اُس سے راضی ہو وہ جنتی ہی ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورتون مین کون عورت بہتر ہی آپ نے فرمایا[۲] وہ جسکو دیکھنے سے شوہر کے دل مین سرور پیدا ہو اور اسکی مرضی کے موافق عمل کرے اور مرد کے پیچھے اپنے نفس کی اور اُسکے مال کی حفاظت کرے۔

۵۰ مسلمان کو اپنے بچون سے خاص دلچسپی ہوتی ہی اور وہ انکے ساتھ رحم و شفقت کا برتاو کرتا ہی اور انکو اپنے چمنستان کا پھول اور روح و ریحان سمجھتا ہی اور اُن نازک پھولون کی زمانہ کی گرم و سرد ہواؤن سے کافی حفاظت کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بچون کے جسم کی خوشبو جنت کی خوشبو ہی۔

اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کو پیار کر رہے ہین اُسنے عرض کیا کہ میرے دس لڑکے ہین مین تو اُنمین سے کسی کو پیار نہین کرتا آپ نے فرمایا جو رحم[۳] نہین کرتا اُسپر رحم نہین کیا جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد[۴] کو دینے مین برابری کا خیال رکھو اولاد کا اچھا نام رکھنا عقیقہ کرنا تعلیم دینا تہذیب سکھانا نکاح کرنا یہ سب

ـــله ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راضی دخلت الجنة ۱۲ ترمذی بروایت ام سلمہ رضہ
ـــلہ۲ خیر نسائکم من اذا نظر الیها زوجها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته فی نفسها ۱۲
ـــلہ۳ من لا یرحم لا یرحم ۱۲ بخاری بروایت ابوہریرہ
ـــلہ۴ ابوداود بروایت نعمان ابن بشیر ۱۲ احیاء العلوم

اور اولاد کے حقوق مین داخل ہین مسلمان اپنی اولاد کے حقوق کی طرف سے کبھی غافل نہین ہوتا وہ اولاد کو خدا کی امانت جانتا ہی ہر ایک مسلمان کی دلی آرزو یہی ہتی ہی کہ میرا لڑکا ہوشیار و توانا و تندرست ہو علم و عقل کے جوہر سے مالا مال ہو اور اسلامی اور قومی فرائض کا ادا کرنا اُسکا شعار ہوتا کہ قوم اور اسلام اُسپر فخر کرے اور وہ اپنی قوم اور اسلام پر نازان اور فدا ہو مسلمان مثل اپنی اولاد اور والدین کے اپنے بھائی بہنون کے حقوق کا بھی دل سے لحاظ رکھتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بھائیون[۵۱] مین سے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی جیسے باپ کا حق بیٹے پر اس سے ظاہر ہی کہ چھوٹے کا حق بھی بڑے بھائی پر ایسا ہی جیسا کہ بیٹے کا حق باپ پر اپنے بھائی کو مسلمان قوت بازو اور محافظ سلاح جانتا ہی مگر افسوس ہی کہ اس زمانے مین مسلمانون مین یہ عمدہ صفت کم پائی جاتی ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا آخر[۵۲] وقت مین دو چیزین کمیاب ہونگی مال حلال اور قابل اعتماد بھائی ایک اور حدیث مین ہی کہ اے مسلمانو آج کی تمھاری حسرت بہتر ہی اسلیے کہ تم آج بھائی بھائی ہو ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم قابون مین کھانا کھاؤ گے اور تمھارے مکان خانہ کعبہ کی طرح پردون سے آراستہ ہونگے اُسوقت تم ایک دوسرے کا گلا کاٹو گے۔

(۵۱) مسلمان اپنے نوکرون اور ماتحتون کے ساتھ نرمی حسن سلوک انصاف اور معتدل سیاست کا برتاؤ کرتا ہی اور کبھی ان پر انکی طاقت سے زیادہ بار نہین ڈالتا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہی کہ اپنے ماتحتون اور لونڈی غلامون کے معاملہ مین خدا سے ڈرو جو کچھ تم کھاتے ہو اُسمین سے انکو کھلاؤ جو پہنتے ہو اُسمین سے انکو پہناؤ اور اُنسے ایسے کام نہ لو

---

[۵۱] حق کبیر الاخوة علی صغیرہم کحق الوالد علی الولد ۱۲ رواہ ابو داؤد ۱۲

[۵۲] الندوہ بحوالہ کنز العمال نوشتہ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی ۱۲

جن کامون کی انکو طاقت نہو خدا کی مخلوق کو عذاب نہ دو یہ خدا کا فضل ہی کہ اُسنے اُنکو تمھارے بس مین کردیا ہی اگر وہ چاہتا تو تمکو اُنکی ملک بنا دیتا۔

(۵۲) مسلمان کبھی جاہل احمق حریص اور بدچلن آدمی کو اپنا دوست نہین بناتا خدا فرماتا ہی جاہلون[1] سے الگ رہو دوسری جگہ فرماتا ہی تو اُسکا کہنا مت مان[2] جسکا دل ہماری یاد سے غافل ہی اور اپنی خواہشون کے پورا کرنے کے پیچھے پڑا ہوا ہی۔

(۵۳) مسلمان کا کوئی کام ایسا نہین ہوتا جسمین اُسکی نیت[3] بخیر نہو یہی سبب ہی کہ مسلمان کا کوئی کام خواہ دنیا کا ہو یا دین کا اپنی ذات کے لیے ہو یا دوسرون کے لیے یہان تک کہ[4] جو لقمہ اپنے ہاتھ سے وہ اپنی بی بی کے مُنھ مین دیتا ہی اُسپر بھی اُسکو اجر ملتا ہی حقیقت حال تو یہ ہی کہ مسلمان[5] کا کھانا پینا چلنا پھرنا عیش و راحت تکلیف و غم یہان تک کہ مرنا جینا سب خدا ہی کے لیے ہوتا ہی جیساکہ خدا نے فرمایا ہی۔ اے پیغمبر (ان لوگون سے) کہدو کہ میری نماز میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ ہی کے لیے ہی۔

اے اسلام کے ہونہار فرزندو اور اے اسلام کے سعادت مند نوجوانو یہ ہین اسلام اور اسلام کے مشتے نمونہ از خروارے وہ اخلاقی اوصاف اور سیاسی اصول جنھون نے اسلام کو تمام مذاہب عالم سے ممتاز و برتر ثابت کر دکھایا ہی یہ ہین سچے اور پکے مسلمانون کی وہ سیرتین اور خصلتین جنھون نے تمھاری قوم کو ہر دلعزیزی اور سربلندی کے رفیع الشان

---

[1] اعرض عن الجاہلین ۱۲

[2] وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۱۲

[3] انما الاعمال بالنیات ۱۲

[4] قال رسول اللہ صلعم انک لن تنفق نفقة تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امرأتک متفق علیہ

[5] قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۲ سورہ انعام ع ۱۹۔

مرتبہ پر پہونچا دیا تھا یہ ہین وہ معنوی طاقتین جنکی تلاطم خیز اور تیز رو سیلاب کو بڑی سے بڑی سد سکندری بھی روک نہین سکتی تم اب بھی وہی ہو جو پہلے تھے تم مین اب بھی وہی روح اور وہی خون موجود ہی جو تمھارے سلف کی جسم اور انکے رگ و ریشہ مین موجزن تھا تمکو اب بھی وہی کرنا ہی جو تم سے پہلے تمھارے بزرگ کر چکے ہین۔

قومی زندگی کا وسیع میدان کارزار تمھارے سامنے ہی علمی جد و جہد کی شاہراہین برٹش حکومت کی پُرامن سلطنت مین تمھارے لیے ہر طرف کھلے پڑے ہین اور تاج برطانیہ کا شہ زور ہاتھ تمھارے سر پر ہی علوم و فنون کے بیش بہا ذخیرون پر قابض ہونا اور اپنے ضائع شدہ قومی عزت کے مخفی دفینون کو کھود کر نکالنا اور اپنے مضبوط کیرکٹر اور اخلاقی طاقت سے دلون کو فتح کرنا تمھارا انتہائی مقصود زندگی ہی تمھارا اپنی طاقت سے پورے طور پر باخبر ہونا اور صحیح ذریعون کے استعمال سے مسلح ہونا علمی فتوحات کے لیے از حد ضروری ہی تم یہ دیکھکر ہرگز ہرگز نہ گھبراو کہ تمھارے دائین بائین چھوٹے تعصبات و رسوم بیجا کے سربلند پہاڑ کھڑے ہوے ہین جو تمھاری علمی کوششون مین بہت کچھ سد راہ اور خلل انداز ہین ان سب پہاڑون کو تم اپنے مضبوط کیرکٹر اور عزم و استقلال کے سرنگ سے کول کر کے اُنکے اندر سے اپنا راستہ پیدا کر سکتے ہو تم یہ دیکھکر ہرگز ہرگز پریشان نہو کہ نفسانیت اور خودغرضی نے قوم مین فتنہ و فساد کا بازار گرم کر رکھا ہی یہ فتنہ و فساد تمھاری زندگی کے جد و جہد کے راستہ من معمولی خاردار جھاڑیون سے زیادہ نہین جنکو تم بآسانی اپنے علمی و اخلاقی تیشون سے کاٹ چھانٹ کر راستہ صاف کر سکتے ہو تم یہ دیکھکر ہرگز ہرگز ہراسان نہو کہ دینی پیشواون کی طرف سے وعظ و نصیحت کے پیرایہ مین اسلامی فرقون کے اندر مخالفت پھیلائی جا رہی ہی اور تکفیر کے فتوے دے دے کر قوم کے شیرازہ کو درہم برہم کیا جاتا ہی اور اسطرح پر تمھاری کوششون کے اسلحہ زنگ آلود کیے جاتے ہین تاکہ وہ تمھاری قومی زندگی کے میدان کارزار مین کچھ کام نہ دیسکین تم اس عارضی رنگ کے اخوت اسلامی

اور اتحاد قومی کے سچے پاک ولولہ کی صیقل سے صاف کرکے اپنی کوششون کے اسلحہ کو صاف چمکدار اور بکار آمد بنا سکتے ہو۔

تم یہ دیکھکر ہرگز ہرگز اپنا دل تھوڑا نہ کرو اور مایوس نہو کہ تمھاری تعداد دوسری قومون کے مقابل مین جو علمی کوششون مین سرگرم ہین قلیل اور نہایت قلیل ہی قلت وکثرت کوئی چیز نہین ہی خدا کا سچا مضبوط یقین جسکو قوت ایمانی کہتے ہین اور عزم واستقلال کی متفقہ طاقت ایک ایسا زندہ معجزہ ہی جسکے سامنے تمام جہان کی موجودہ طاقتین سربسجود ہین اور اپنا سر تسلیم خم کردیتے ہین

تم ہرگز ہرگز اس کا کچھ خیال نہ کرو کہ قوم کی نااتفاقی قوم کی خودغرضی قوم کی مذہبی ودیسی تعصبات قوم کی جہالت قوم کی بداخلاقی قوم کی کاہلی وعیش پسندی انمین سے کوئی چیز بھی تمھارے مبارک مقصد اور تمھاری پرجوش کوششون کو کچھ بھی نقصان پہونچا سکتی ہی ہرگز نہین تم اپنے ارادہ مین مضبوط رہو اور اپنی ہمت بلند رکھو اور اپنی طاقت کو اچھی طرح پہچانو اور زندگی کے میدان کارزار مین سرگرم رہو تمھاری قوم کی قسمت برسون کی سوئی ہوئی اب جاگی ہی اور آنکھین ملتی ہوئی اٹھی ہی جب وہ تمکو مردانہ وار قومی ترقی کے میدان مین قدم زن دیکھے گی اور تمھارے عزم واستقلال اور ایمانی وروحانی قوت کا اعجاز اُسکے دلپر اپنا مقناطیسی اثر ڈالیگا تو تمھاری قوم خودبخود تمھارا ساتھ دینے لگی گی تمھارے نقش قدم پر چلنا اپنا قومی فرض سمجھنے لگے گی۔

اے اسلام کے سعادت مند بچو اور ہونہار نوجوانو دیکھو کام کرنے کا اور کرد کھانیکا یہی وقت ہی اٹھو اٹھو بڑھو بڑھو تمھارے بزرگون کی روحین بیتابی کے ساتھ تمھارے مبارک مقصد حاصل ہونے کے منتظر اور تمھارے لیے دست بدعا ہین اسوقت تمھارے خاندان کی عزت تمھارے بزرگون کی عزت تمھارے قوم کی عزت تمھاری قوم کی ترقی اور تمھاری قوم کی امیدین تمھاری ہی ذات سے وابستہ ہین اسوقت تمام قوم کی للچائی ہوئی نگاہین نہایت

اشتیاق اور آرزون کے ساتھ تمھاری بڑھتی اُمنگون اور تر و تازہ چہرون پر پڑ رہی ہین اس وقت تمھاری تمام قوم کے دل تمھارے ساتھ ہین ؎

دیدۂ سعدی و دل ہمراہ تست | تو نہ پنداری کہ تنہا می روی

تمھین سب کچھ کر سکتے ہو اور تمھین سے ہو گا جو کچھ ہو گا سب کچھ تمھاری ہی مٹی مین ہے اور تمھاری ہی مٹھی مین ہے تم زمانہ کا شکوہ ہرگز زبان پر نہ لاؤ تمھین زمانہ ہو اور تمھین اہل زمانہ ؎

نازکیا اسپہ جو بدلا ہے زمانے نے تمھین | مرد وہ ہین جو زمانے کو بدل دیتی ہین

بس اب تم اپنے دلمین اچھی طرح ٹھان لو کہ جب تک ہم علمی فتوحات حاصل نہ کر لین گے ایک دم چین نہ لین گے اور جب تک ہم اپنی کھوئی ہوئی قومی عزت واپس نہ لینگے کبھی ایک لمحہ نچلے نہ بیٹھین گے **مصرع**

یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید | وباللہ التوفیق

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی و مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذۂ جامعۂ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گریجویٹ عہدہ داران جامعہ و اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبائے ایم۔ اے، ایل ایل۔ بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں اور طلبائے بی۔ اے و انٹرمیڈیٹ دو کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے لئے کتب خانہ میں کتاب کا آنا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہیں لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط